**Mustafai News**

# ماہنامہ مصطفائی نیوز

کراچی

جلد نمبر 02 | جون 2009 | شمارہ نمبر 18

- چیف ایڈیٹر : محمد عابد قادری ضیائی
- ایڈیٹر : صفدر نوری
- ایگزیکٹو ایڈیٹر : محمد صدیق حبیب

**اُردو سیکھئے اُردو سے پیار کیجئے اُردو لکھیئے اُردو بولیئے**
**اُردو کو فروغ دیجئے اس لئے کہ**
اردو ہماری قومی زبان ہے اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

## اس شمارے میں

| | | | |
|---|---|---|---|
| 01 | فروغ فکر قرآن | | 02 |
| 02 | اداریہ | | 03 |
| 03 | سچائیوں کی سوغات | علامہ سید ریاض حسین شاہ | 05 |
| 04 | دلدل سے کیسے نکلا جائے | عمران خان | 07 |
| 05 | جو دلوں کو جوڑتے ہیں | محمد عمران خاکوانی | 09 |
| 06 | پھر علاج کیا ہے! | جمیل بھٹی | 10 |
| 07 | نظام مصطفی لائیں گے، | صفدر شاہ | 12 |
| 08 | مصطفائی رضا کاروں کی امدادی سرگرمیاں | ادارہ | 13 |
| 09 | تمک وتاز | ادارہ | 21 |
| 10 | عالمی مولود مصطفی کانفرنس | حسنات احمد قادری | 27 |
| 11 | خواتین کا صفحہ | ڈاکٹر عفت صدیقی | 28 |
| 12 | بچوں کا صفحہ | عبدالباسط | 29 |
| 13 | اطلاعات | حافظ محمد جنید | 30 |
| 14 | بوڑھوں کو گرنے سے بچایئے | محمد سفیان صدیق | 31 |

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

## مجلس مشاورت

- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی
- نوخیز انور صدیقی
- جاوید مصطفائی
- انجینئر ادریس خطار
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ

## مجلس ادارت

- مفتی محمد عاصم نیروی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- پروفیسر عابد میر قادری
- حافظ عبدالواحد
- ڈاکٹر خالد اقبال
- محمد معین نوری
- عبدالعزیز موسیٰ
- سعید النبی خان
- نعمان رحمانی
- سید راشد علی گردیزی

## نمائندگان

| | | | |
|---|---|---|---|
| بیورو چیف لاہور | ساجد الرحمٰن سلہری | گوجرانوالہ | حافظ قاسم مصطفائی |
| اسلام آباد | جاوید خان | فیصل آباد | ہارون رشید |
| گجرات | عبدالقادر مصطفائی | منڈی بہاؤ الدین | ڈاکٹر ارشد القادری |
| حیدر آباد | سلیم اختر غوری | ملتان | طالش عقیل میرانی |
| پشاور | رفیق قریشی | ایبٹ آباد | محمد حنیف عباسی |
| چکوال | گل احمد | راولپنڈی | مولانا عبدالکبیر میر |

کمپوزنگ و گرافکس: سیاب احمد صدیقی

قانونی مشیران: ارشد محمود بھٹی، شوکت علی کھوکھر

قیمت 15 روپے، سالانہ 200 روپے مع ڈاک خرچ

Contact:0300-8234458/0321-8234458/0345-2229903/0321-2229903
Email:mustafainews@gmail.comWebsite:www.mustafai.net

مقام اشاعت: مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد اسلامیہ لاء کالج چورنگی کراچی پاکستان

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پرنٹر محمد صدیق حبیب نے مصطفائی پبلشنگ سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

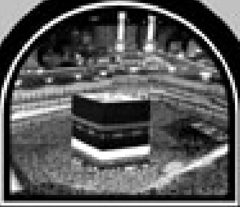

فروغ فکر قرآن

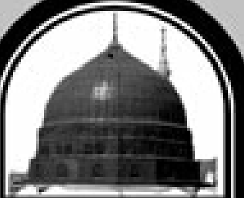

فروغ عشق رسول

قرآن پڑھیں...... قرآن سمجھیں...... قرآن پر عمل کریں

# سورہ ء یوسف

سورۂ ہود میں گزشتہ امتوں کے عبرت آموز قصص بیان ہوئے، جن میں سیاست جباری، اور سطوت قہاری کا وہ مظاہرہ تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ سورۂ اس آیت پر ختم ہوا کہ اللہ ہی کو غیب کا علم ہے وہ تمہاری حالت سے باخبر ہے۔ تم اس کی عبادت کئے جاؤ اور اس پر بھروسہ رکھو۔ اس آخری آیت کے ہر لفظ سے سورۂ یوسف کا ایک ربط خاص ہے۔

قصے کی ابتداء میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اور وہ جس قدر مغیبات کا علم اپنے برگزیدہ بندوں کو خواب، وحی سے جس طرح چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور وہی ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے واقف ہے۔ ساتھ ہی اس سورت میں ایک جانب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی عبادت، صبر، استقامت، صلوٰۃ دائمی میں رہنے اور یوسف علیہ السلام کے جدا ہونے کے باوجود اللہ سے امید، اللہ پر بھروسہ کا موثر ترین انداز سے بیان ہے۔ تو دوسری جانب یہ صورت اللہ کے "العزیز الحکیم" ہونے اس کے نگران حال ہونے اس کی سیاست رحمانی اور رحیمی کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس کو خود اللہ تعالیٰ نے احسن القصص فرمایا ہے۔ یہ وہ قصہ ہے جو دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ مومن کو فطرت انسانی کی مختلف گوشوں سے آگاہ کرتا ہے۔ تاکہ حتی الامکان وہ ہوشمندی سے زندگی بسر کرے اور بہر حال اللہ پر بھروسہ رکھے۔ اور اس کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ یہ سورت بتاتی ہے کہ انسان کو اپنے ہم جنسوں سے، اپنی خواہشات نفس سے کیسے بچ کر رہنا چاہیے۔ رحمت خداوندی دستگیر نہ ہو تو نفس سے بچنا مشکل ہے۔

امراء کی عورتوں کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بات کرنے کا موقع ملا موضوع بھی زلیخا کی دلچسپی کا تھا سب ہی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی زلیخا کی محبت بھی اس کے غیظ وغضب سے متاثر کرنا چاہا آپ نے ان کے اس جال سے بچنے کیلئے اپنے رب ہی کا دامن رحمت پکڑ لیا اور دعا فرمائی۔ یوسف علیہ السلام کو ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا ان کی معصومیت، بزرگی اور جمال باطنی کا بھی ثبوت تھا۔ خود عزیز کی بیوی نے اس کی پارسائی پر شہادت دی اور اپنے جرم کا اعتراف کیا اللہ معصوموں کی مدد فرماتا ہے۔

کلام اللہ جذبہ میں جانے نہیں دیتا یہاں عام انسان کا دل چاہتا ہے کہ حضرت یوسف کے مدارج اور ان کے جمال باطنی کے تصور میں ڈوب جائے لیکن کلام اللہ یہاں معاشرت کے اصلاحی پہلو کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے ذکر سے اصلاح کے طریق کار پر روشنی ڈالتا ہے۔

## نعت رسول مقبول

کہ یوں تو صبح ہر اک داغ شب کو دھو جائے
جو تیری زلف میں پہنچے تو آپ کھو جائے

کبھی تو شہر مدینہ کی باد مست خرام
مرے وجود کے صحرا میں پھول بو جائے

کبھی تو سوزن تعبیر سے کسی شب کو
تمہاری یاد مرے خواب بھی چبھو جائے

اسے تو آج بھی رحمت کی بھیک ملتی ہے
ورائے رنگ ونسب اس کے در پہ جو جائے

مرا وجود گناہوں کی ایک مالا ہے
وہ ذات اک گہر جنتیں پرو جائے

ثنائے خواجہ میں یوں گم ہوا ہوں میں مقصود
کہ جیسے قطرہ کسی بحر میں سمو جائے

مقصود علی شاہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

ادا ریہ ـــــــــ انقلابِ خیر

# وطن میں بے وطن ہوتے مہاجروں کی خبر لیجئے!

اغیار کی سازشوں اور اپنوں کی نادانیوں کے سبب وطن عزیز کو یہ دن دیکھنا پڑا ہے کہ ہماری فوج اپنے ہی دیس میں باغیوں اور فسادیوں سے برسرپیکار ہے۔اور آخری خبریں آنے تک پندرہ لاکھ سے زیادہ لوگ اپنے گھروں کو خیر آباد کہہ کر خیمہ بستیوں میں پناہ گزیں ہوچکے ہیں۔ایسے لگتا ہے کہ آپریشن شروع کرنے سے پہلے حکومت کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ کتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو مہاجرت کے ستم سہنے پڑیں گے۔اس ناگزیر آپریشن پر پوری قوم کو متحد کرنے کیلئے سیاسی رہنماؤں کی جو قومی کانفرنس پہلے ہونی چاہیے تھے اسے بعد میں منعقد کیا گیا۔اور اس میں بھی وہ زوردار اور بھرپور تاثر ابھر کر سامنے نہیں آسکا جس کی اس وقت قوم کو ضرورت تھی۔ایک متفقہ قرارداد کی منظوری کے بعد بھی بعض مذہبی جماعتوں کے رہنما اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں۔ان کی بات کو اگر درست مان بھی لیا جائے تو آخر کار مذاکرات ہی مسائل کا حل نکالتے ہیں طاقت سے مسئلے حل نہیں ہوتے اور حکومت کو ابھی اور بھی مذاکرات کرنا چاہئیں تھے۔پھر بھی یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ مولوی فضل اللہ اور بیت اللہ محسود خفیہ پناہ گاہوں سے پرتشدد کاروائیاں کر رہے ہوں تو مذاکرات کس سے کئے جائیں۔

اور اب جبکہ فوج کو اس محاذ میں جھونک دیا گیا ہے تو ادھوری کوشش اور نا تمام آپریشن پہلے سے زیادہ خطرناک ہوسکتا ہے۔بین الاقوامی قوتیں جو پاکستانی فوج اور پاکستانی اداروں کو کمزور دیکھنا چاہتی ہیں یکدم آپریشن روکنے سے انہی کو فائدہ ہوسکتا ہے۔اب عوام کو جس پریشانی سے دوچار ہونا تھا وہ ہوچکے۔جس مصیبت کے عذات سے انہوں نے گزرنا تھا وہ گزر چکے،اب ضرورت ہے کہ تمام سیاسی قیادت اور پوری قوم حکومت کی پشت پناہی کرے تاکہ یہ مشن کم سے کم وقت میں پایہ تکمیل کو پہنچے اور گھروں سے بے گھر ہوجانے والے ہمارے مصیبت زدہ بھائی بہن اپنے اپنے گھروں کو خیر وعافیت سے جاسکیں۔خدانخواستہ آپریشن اگر طویل ہوا تو متاثرین کو اتنی طویل مدت کیمپوں میں رہنا پڑے گا۔اپنے وطن کو بچانے اور امن وامان کو قائم کرنے کیلئے ایثار اور قربانی کا جو جذبہ اس وقت ان مصیبت زدہ عظیم محب وطن پاکستانیوں میں موجود ہے اسے برقرار رکھنا مشکل ہوگا۔جب ان کی مشکلات بڑھیں گی ان کی الجھنیں بڑھیں گی ان کی جھنجلاہٹ بڑھے گی تو ملک دشمن قوتیں پھر سے انہی میں سے لوگوں کو تخریبی کاروائیوں کیلئے بھرتی کرنا شروع کر دیں گی۔

اس لئے ضروری ہے کہ تمام جماعتیں اپنے سیاسی مفادات کے بجائے قوم مفاد کو ترجیح دیں۔اور جلد از جلد اس آپریشن کی کامیابی کی کوشش کریں۔عسکری کامیابی کے بعد دہشتگردوں کی قیادت کے خاتمے کے بعد ان کے عام لوگوں کی عام معافی کا اعلان ہوسکتا ہے۔اور پھر لوگوں کی گھروں کو واپسی کے بعد وہاں تعمیر وترقی کے تیز رفتار منصوبے شروع کر کے لوگوں کے دل جیتے جاسکتے ہیں۔لیکن وہ مرحلہ آنے سے قبل ضروری ہے کہ حکومت،عوام،سیاسی جماعتیں اور فلاحی ادارے مل کر اس طرح شورش زدہ علاقوں سے آنے والے قابل قدر مہمانوں کی خدمت کریں کہ انہیں محسوس ہو کہ دفاعِ وطن کیلئے انہوں نے گھربار چھوڑنے کی جو عظیم قربانی دی ہے ملک کے دیگر حصوں کے لوگ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔اور اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ان کی مدد کر کے سیاسی جماعتوں کے قائدین اور ہماری حکومت یہ نہ سمجھے کہ ان پر احسان کر رہے ہیں۔بلکہ یہ جانیں کہ ان کا حق تھا جو انہیں لوٹایا جا رہا ہے۔ان کی مدد محض ہمدردی کے جذبے سے نہیں اپنا فرض سمجھ کر ادا کرنی چاہیے۔اگرچہ صوبہ پنجاب، سندھ،بلوچستان اور آزاد کشمیر کی حکومتوں کی طرف سے امدادی رقوم دی گئی تھیں۔

سیاسی جماعتوں میں سے ایم کیو ایم ، جماعت اسلامی تحریک انصاف اور دیگر جماعتیں سرگرم عمل ہیں ۔ فلاحی اداروں میں ایدھی فاؤنڈیشن ، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ، مصطفائی فاؤنڈیشن جماعت اہل سنت اور دیگر بہت سی این جی اوز کام کر رہی ہیں ۔ لیکن ابھی بھی اس سارے کام میں وہ جوش وخروش دکھائی نہیں دے رہا جو 2005 کے زلزلے کے دنوں میں دیکھنے میں آیا تھا۔ پنجاب بڑا صوبہ ہے اسے بڑے بھائی کا درجہ حاصل ہے۔ اس لئے اس کا حصہ بھی سب سے بڑا ہونا چاہیے۔ اور ویسے بھی مختلف ادوار میں پنجاب کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے اسے بھی غلط ثابت کر دینے کا وقت ہے اگرچہ میاں نواز شریف صاحب نے سب سے پہلے متاثرین کے کیمپوں کا دورہ کیا۔ میاں شہباز شریف صاحب بھی دیگر وزرائے اعلیٰ کے ساتھ وہاں پہنچے۔

لیکن ابھی بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح مسلم لیگ ن نے عدلیہ بحالی کی تحریک میں جنون کی حد تک اپنے کارکنوں کو متحرک کر دیا تھا اس سے زیادہ تندہی کی آج ضرورت ہے ۔ پنجاب سے امدادی سامان کے ٹرکوں کی قطاروں کا سلسلہ ٹوٹنا نہیں چاہیے۔ اور ہر قطار کے ساتھ حکومت کے کسی نہ کسی رہنما کا ہونا ضروری ہے۔ محض کیمپوں کے دورے اور فوٹو سیشن سے کام نہیں چلے گا۔ اگر پنجاب حکومت غور وغوض کر کے کچھ خیمہ بستیاں ضلع اٹک میں قائم کرے اور پھر ان لوگوں کو محض خیرات اور امداد پر ہی محدود نہ کرے بلکہ ان کو کام پر لگانے کی تدبیر سوچے ہمارے نزدیک اگر میاں برادران حکومت پنجاب کی طرف سے نہیں اپنی انڈسٹریل ایمپائر کی طرف سے جائزہ لے کر سیمنٹ کی یا کوئی اور فیکٹریاں فوراً وہاں پیر بابا کے نام سے تعمیر کرنا شروع کر دیں۔ جس میں ان متاثرین کو نوکریاں دیں تو اس سے ان کی معقول آمدنی بھی ہو جائیگی اور ان کو بے کاری کے دوران نفسیاتی الجھنوں کی وجہ سے کسی تخریبی تنظیم کا آلہ کار بننے سے بھی روکا جا سکے گا۔ اگر آپریشن جلد ختم بھی ہو جائے اور متاثرین اپنے گھروں کو بھی چلے جائیں تو سوات کے لوگوں کا پنجاب میں روزگار بین الصوبائی محبت و یگانگت کے فروغ کیلئے ایک پل کا کام کرتے رہا گا۔ پنجاب حکومت اور اس وقت کی مقبول قومی قیادت میاں صاحبان کے علاوہ فیصل آباد اور سیالکوٹ کے صنعت کار بھی اس طرح کی خدمات سرانجام دینے کیلئے آمادہ ہوں تو خادم اعلیٰ پنجاب کو ضلع اٹک کو ٹیکس فری انڈسٹریل زون بنانے کا اعلان کر دینا چاہیے۔ سیاسی جماعتوں کے ساتھ مذہبی اور دینی جماعتوں کو ابھی آگے آنا چاہیے۔ اور اس میں سے سب سے بڑی ذمہ داری پنجاب کی خانقاہوں اور پیر خانوں کی ہے۔ جن آستانوں کے سالانہ عرسوں پر لاکھوں عقیدت مند اکٹھے ہوتے ہیں اگر پیر بابا آستانہ اپنے مریدوں کو متحرک کرے۔ چورہ شریف، گولڑہ شریف، موہڑہ شریف، علی پور شریف، شرقپور شریف، دربار سلطان باہو، دربار بابا فرید، دربار بہاؤالدین ذکریہ ملتانی ان سب خانقاہوں کے سامانے کے ٹرک قطار در قطار محبتوں کا پیغام لے کر جب ان عارضی بستیوں کے ذی وقار مہمانوں تک پہنچیں گے تو کیا محبتوں کے جواب میں محبتیں نہیں مچلیں گی اور کیا اس سے قومی یکجہتی کو فروغ نہیں ملے گا۔ علماء و مشائخ کے جو کنونشن منعقد کئے جا رہے ہیں اس میں بھی کوشش کی جائے کہ تمام مکاتب فکر کے نمائندہ جو اس قومی سلامتی کی جدوجہد کے حامی ہوں انہیں یکجا کیا جائے۔ طلبہ تنظیمیں، انجمن طلباء اسلام، مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن، اسلامی جمعیت طلبہ، پیپلز اسٹوڈنٹس فیڈریشن اور دیگر طلبہ تنظیمیں اگر الگ الگ اپنے بینرز تلے بھی کام کریں تو تب بھی ایک مشترکہ طلبہ اتحاد تشکیل دیں۔ جس سے یہ تاثر ابھرے کہ پوری قوم کے سارے نوجوان اس مشکل گھڑی میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اس سارے کام کیلئے مرکزی حکومت کی بیدار مغزی، دیانت داری، خلوص اور دوسروں کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت از بس ضروری ہے۔ قوم میں جذبہ موجود ہے بشرطیکہ حکومت اس سے صحیح صحیح فائدہ اٹھا سکے۔ سچ فرمایا تھا مصور پاکستان حکیم الامت علامہ اقبال نے۔

نہیں ہے نا امید اپنی کشت ویران سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

☆☆☆☆

دلیل راہ

علامہ سید ریاض حسین شاہ

# سچائیوں کی سوغات

اس وقت عالمی سطح پر اذہان اور ابدان کو جو چیز نگل رہی ہے وہ عالمی سطح کا فساد، وحشت، بدامنی اور بربریت ہے۔ اگر افکار کو مفروضات کے مرکز پر گھومنے سے روک کر حقیقت کی فکری بنیادیں تلاش کر لی جائیں۔ اور خلوص، یکسوئی اور انہماک سے عالمی امن کیلئے تحرک پیدا کر دیا جائے تو حالات کی زلزلہ سامانیوں پر گرفت حاصل کی جاسکتی ہے۔ عدل کا ڈھکوسلہ متعارف کروانے کی جائے حقیقی عدل کے سرچشمے روشن کر لئے جائیں تو دنیا سکون بداماں زندگی گزار سکتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر مسائل کی تلخیاں ہمیشہ امریکہ نے خود پیدا کی ہیں۔ اس وقت خود امریکہ کے اندر ایک کروڑ سے زیادہ لوگ بے روزگار ہو چکے ہیں۔ ہر گھر پریشانی اور اضطراب کی آگ میں جل رہا ہے۔ اور حلفاً یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ نار نمرود خود امریکہ نے اپنے لئے روشن کی ہے۔ عالمی سیادت کے شوق اور مفادات اکتسابی کے ذوق میں بنیادی نوعیت کی مشترکہ اقدار تک کا امریکہ نے استیصال کیا ہے۔ ان کے تنگراتی اداروں نے ان کے انصرامی نفوس ناطقہ کو یہ بات پڑھائی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے فکری سرچشموں سے دور کر کے یہ مذہبی، تہذیبی اور عسکری جنگ جیتی جاسکتی ہے۔ بجا طور پر ایک معاملہ میں انصاف کے ساتھ سوچنا ہوگا۔ کہ امریکی قوم اگر لاکھوں کی تعداد میں جاپانی گاڑیاں، آلات، کیمرے اور حساس آلات استعمال کر کے جاپانی نہیں بن جاتی، ایسے ہی دنیا بھر کے مسلمان آپ جو مرضی ہے ان پر مسلط کریں، جہاں مرضی ہے انہیں لے جائیں، وہ اپنی بنیاد "اسلام" سے دور نہیں ہٹائے جاسکتے۔ مسلمان بچہ پیدا ہوتے ہی کلمہ سنتا ہے۔ اس کے رگ وپے میں عقیدۂ توحید ورسالت کا درس موجود ہوتا ہے۔ اسے شعور کی پختگی سے پہلے ہی یہ بات سمجھا دی جاتی ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے، بے ثبات ہے، فانی ہے نہ رہنے والی ہے۔ اصل حقیقی اور مقصودی زندگی اس دنیا کے بعد کی زندگی ہے۔ یہی سوچ اس سے بڑی بڑی قربانی دینے کی خدمت لے لیتی ہے۔ امریکہ عالمی سکون کا اگر مخلصانہ داعی ہے تو اسے مسلمان ممالک میں مداخلت کی پالیسی ترک کر دینی چاہیے۔ اسے عراق جنگ سے کیا حاصل ہوا۔ ہے کہ افغانستان میں اپنی قوم کی روحیں جلا کر لذت بے معنیٰ حاصل کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ امریکہ کی خواہشات اور عبث تمناؤں کا بوجھ سب سے زیادہ پاکستان کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ارض پاکستان کی اپنی جنگ نہیں ہے۔ اسے ہیں پچیس سال سے امریکی مفاد کی جنگ لڑنی پڑ رہی ہے۔ پہلے ضیاء الحق کی نالائقیوں کے ستم اس قوم نے سہے ہیں۔ اب مشرف

پہلے ضیاء الحق کی نالائقیوں کے ستم اس قوم نے سہے ہیں۔ اب مشرف نوازیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ غربت پاکستان کی گلیوں میں رقص کر رہی ہے۔ بجلی نہ ہونے کی بنا پر صنعتیں بند ہو چکی ہیں۔، بے روزگاری کے عفریت الگ ڈس رہے ہیں۔

نوازیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ غربت پاکستان کی گلیوں میں رقص کر رہی ہے۔ بجلی نہ ہونے کی بنا پر صنعتیں بند ہو چکی ہیں۔، بے روزگاری کے عفریت الگ ڈس رہے ہیں۔ غلطتیں سرطان کے مرض بن چکی ہیں۔ پاکستان پر رحم یہی ہے کہ امریکہ اپنی فوجیں اولین فرصت میں واپس بلا لے۔ پوری دنیا کے مسئلے خود بخود حل ہو جائیں گے۔ جہاں تک طالبان کا تعلق ہے تو وہ بھی امریکہ ہی کا تحفہ ہیں۔ پاکستانی اسٹبلشمنٹ کا قصور یہی ہے کہ انہوں نے ماضی میں فرقہ واریت کے نام پر جہاد لانچ کیا۔ ضیاء الحق امریکہ کی کٹھ پتلی جرنیل تھے۔ محمدہ کے نام پر وہ قوم اور ملت کا سودا کرتے رہے۔ تیس ہزار کی تعداد میں جو جنونی امریکہ نے تیار کئے تھے۔ امریکہ ان پر رحم کھائے اور اپنے وطن میں ان کے لئے کوئی زمین کا ٹکڑا وقف کرے۔ وہ وہاں جا کر اپنی چاہتوں کے مطابق زندگی گزاریں

یہ لوگ سب کے سب وہی ہیں جنہوں نے قائداعظم اور پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

۔ ہو سکے تو اپنے تمام حامیوں کو بھی اپنے پاس بلا لیں تاکہ وہ اپنا من چاہا اسلام وہاں نافذ کریں۔ پاکستان کی جان چھوڑیں یہ لوگ سب کے سب وہی ہیں جنہوں نے قائداعظم اور پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ ان کی من پسند شریعت کے ہاتھوں لاکھوں مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج کو اپنی قوم سے لڑنا نہیں چاہیے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ فوج ان اسلام کے خادموں کو اجازت

جہاں تک طالبان کا تعلق ہے تو وہ بھی امریکہ ہی کا تحفہ ہیں۔ پاکستانی اسٹبلشمنٹ کا قصور یہی ہے کہ انہوں نے ماضی میں فرقہ واریت کے نام پر جہاد لانچ کیا۔

دیئے رکھے کہ یہ جنون اور حماقت کے نشہ میں سرشار ہو کر

مزارات کا تقدس پامال کرتے رہیں۔۔۔۔۔؟

پاکستان کے نہتے شہریوں کو دھماکوں سے اڑاتے رہیں۔۔۔؟

علماء کو ذبح کرتے رہیں۔۔۔۔۔؟؟

جنازوں کی نمازوں میں خودکش حملے کر کے انسانیت سوزی کا مظاہرہ کرتے رہیں۔۔۔۔۔؟

ان کے خود ساختہ نظام کی مخالفت کرنے والوں کو یہ زبانیں کاٹتے رہیں۔۔۔۔؟

پاکستان کے خلاف بھارت، اسرائیل اور امریکہ کی نوکری میں ہر وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کرتے رہیں۔۔۔۔؟

صحافیوں، دانشوروں، کالم نگاروں، اساتذہ، مصنفین کی گردنیں کاٹتے رہیں۔۔۔۔؟

قبریں کھود کر لاشیں باہر نکال کر یہ درختوں پر لٹکا دیں۔۔۔

انہیں نہ کوئی پوچھنے نہ پکڑے اور نہ ان پر کوئی اعتراض کرے۔۔۔

جناب والا!

پاکستان ایک ملک ہے۔ ایک ریاست ہے، ایک سلطنت ایک طویل جدوجہد کے بعد اس کا حصول ممکن ہوا۔ اس کی چھاتی پر پلنے والے لوگ ایک قوم ہیں، ہجوم نہیں۔ ان کے اپنے مسائل ہیں۔ جن کے لئے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی

**کشمیر کی آزادی منزل پر پہنچنے سے قریب ہوئی تو امریکہ نے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔**

ضرورت ہے۔ آج عالمی سازشوں کے تانے بانے تیار کرنے والوں نے اس عظیم ملک کو بھکاریوں کی صف میں لا چھوڑا ہے۔ یہاں کے سیاست دانوں کی بولیاں بدل دی ہیں۔ بے مقصدیت اور عبثیت اس قوم کا ہار بنا دیا گیا ہے۔ امریکہ نے دوستی کے نام پر اس ملک کو ہمیشہ دھوکہ دیا ہے۔ روس کو مسخر کرنے کی منزل کے لئے پاکستانی مجاہدوں اور افغان مسلمانوں کا خون استعمال کیا۔ کشمیر کی آزادی منزل پر پہنچنے سے قریب ہوئی تو امریکہ نے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ فوج افغان سرحدوں کی طرف منتقل کی جائے

**عالمی طاقتوں سے دوستی کے نام پر مزید دھوکہ نہ کھایا جائے۔ ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کی بجائے اپنے ملک کو مضبوط کرنے کی فکر اپنائی جائے۔**

۔ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا تو امریکہ دوستی پاکستان سے کرتا رہا اور مدد بھارت کی کرتا رہا۔ ہماری قوم کو جس دلدل میں پھنسا دیا گیا ہے ان کے لئے تین مسئلے اہم ہو گئے ہیں۔

"اسلام، عالمی طاقتوں کی خواہشات اور پاکستان"

اس وقت پاکستان کا بچہ بچہ یہ سوچ رہا ہے کہ اگر ہم نے اسلام، نظام مصطفیٰ اور دین حق سے بے وفائی نہ کی ہوتی تو "ایٹم بم" کی تخلیق کے ساتھ ایک ایسی قانونی معراج کر لی ہوتی۔ جہاں دنیا بھر کے لوگ امن اور سکون محسوس کرتے ہمارے نالائق سیاست دانوں نے ہمیشہ قوم کو یقین، اعتماد، جہد مسلسل اور حب الوطنی سے دور رکھا اور گوریلا سازشوں کی حوصلہ افزائی کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ عوام اور حکومتوں کی سوچ کے درمیان کوہ قاف حائل ہو گئے

**مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا تو امریکہ دوستی پاکستان سے کرتا رہا اور مدد بھارت کی کرتا رہا۔**

۔ تسلیم کرنے پر آئے تو سوات میں ادھورا، لنگڑا اور جہالت پر مبنی نظام عدل قبول کر لیا۔ اور ترک کرنے پر آئے تو اسلام، قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ سب سے بے وفائی کر لی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی ضرورتوں اور حکمتوں پر زیر نظر رکھتے ہوئے پاکستان میں فی الفور نظام مصطفیٰ نافذ کیا جائے۔

عالمی طاقتوں سے دوستی کے نام پر مزید دھوکہ نہ کھایا جائے۔ ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کی بجائے اپنے ملک کو مضبوط کرنے کی فکر اپنائی جائے۔ حب الوطنی کو تحریک بنایا جائے۔ میڈیا

**آج عالمی سازشوں کے تانے بانے تیار کرنے والوں نے اس عظیم ملک کو بھکاریوں کی صف میں لا چھوڑا ہے۔**

کا رخ ذہنی تربیت کی طرف پھیرا جائے۔ قربانی کا جذبہ رائیگاں نہ ہونے دیا جائے۔ خودکش حملوں کی تعریف اور مقصد بدل دیئے سے پاکستان فوج کا اسے اسلحہ بنایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک طالبان کا تعلق ہے ان کی جدوجہد اور وحشت خیزیوں کا کوئی مقصد نہیں۔ ان کی تاریخ اس لئے خراب ہے کہ وہ ڈالرز کے سیلاب میں ایک دفعہ بہہ چکے ہیں۔ وہ امریکی مفادات کی جنگ لڑ چکے ہیں۔ ان کے فکری ہیرو امریکی اداروں کے ملازم رہے۔ مجاہد قوموں کے رویے یہ نہیں ہوتے۔ سوال یہ ہے کہ اب وہ پاکستان کے خلاف کیوں لڑ رہے ہیں۔ وہ مسلمان قوم کو کیوں کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اسرائیل یا بھارت، چین یا امریکہ کسی کی دوستی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اگر وہ اسلامی ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں تو

**پاکستان کے لاکھوں مسلمان جو بے گھر ہو کر ننگے آسمان کے نیچے آبیٹھے ہیں۔ پاکستان کے سچے اور محب وطن شہریوں کا فرض ہے کہ وہ ان کے لئے سوچیں ،وہ مسلمان جو صوفیاء کو ماننے والے ہیں ان کی ذمہ داریاں دوہری ہو گئی ہیں۔**

عرض یہ ہے کہ افغانستان میں قائم حکومت تو وہ سنبھال نہیں سکے۔ اب ان کی خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے۔

طالبان طرز کی فکر رکھنے والے لوگوں کو صوفیہ کا طرز فکر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ پچھلے چند سالوں میں دہشت پسندوں نے اسلام کو عزت نہیں دی۔ لیکن قافلہ اسلام کا خسران عظیم کا شکار بنایا ہے۔ غیر مسلم معاشروں کا اخلاقی زوال اصل میں ان کے لئے پسپائی کا پیغام ہے۔ مسلمانوں کے معاشرے ہمیشہ اخلاقی لحاظ سے بلند تر رہے ہیں۔ ہمارے مغربی دشمنوں کو ہم سے جو باتیں ناپسند ہیں وہ پانچ ہیں۔

اسلام سے ناقابل شکست وابستگی
مسلمانوں کی اخلاقی اور ثقافتی عظمتیں
عسکری اور جہادی رجحانات
تہذیبی انداز حیات اور فکری صلابت
موثر طرز تبلیغ اور انسانیت نوازی

مسلم معاشروں سے افکار و اعمال کے ان بنیادوں کو زوال پذیر کرنے کیلئے مغرب فحاشی، عریانیت، اور منفی پروپیگنڈے کو بطور اسلحہ استعمال کر رہا ہے۔ ان کی سوچ یہ ہے کہ مسلمان غریب ہونے کی وجہ سے انتہا پسند ہیں۔ لیکن یہ سوچ رکھنے

کے باوجود مسلمانوں کی معاشی ترقی ان میں تشدد کے رجحانات کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ عملی طور پر اقتصادی بہتری کے انعامات مسلمانوں کے لئے نہیں سوچے گئے۔ جہاں تک عسکری رجحانات کا تعلق ہے مسلمانوں کو صراط مستقیم سے بھٹکانے میں مغربی شیطانوں کا ہاتھ ہے ورنہ مسلمانوں نے جہاد کے ساتھ ہمیشہ فی سبیل اللہ کی قید لازمی جانی ہے۔ مغرب کو اصل خطرہ یہ ہے کہ ان کے معاشرے جرائم کا شکار ہیں۔ خاندانی اور عائلی نظام تباہ ہو چکا ہے۔ سماجی سرمایہ ان کے ہاں دن بدن گھٹتا چلا جا رہا ہے۔ اخلاقی کمزوریوں نے انہیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ طالبان کی حکومت جس وقت افغانستان میں بنی تھی انہیں اپنے "آئیڈیل" نہیں بدلنے چاہئیں تھے۔ جن عربوں پر انہوں نے بھروسہ کیا تھا وہ تو خطرناک سوچوں کے حامل قزاق تھے۔ جنہوں نے صحابہ اور آل پاک کے مزارات مسمار کئے تھے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ مزارات گرانے کا کام صرف مذہبی حوالے کے ساتھ نہیں، بلین ڈالرز کا جو سونا مزارات پر جڑا ہوا تھا ان قزاقوں نے لوٹا لیکن سوات کے طالبان بے چارے پیر بابا کا مزار گرا کر تلاش کر رہے تھے؟ رحمٰن بابا کی قبر سے انہیں کیا مل سکتا تھا۔ اصل میں جاہل، شرارتی اور کم فہم کے لوگ ان کی صفوں میں شامل ہو گئے، جنہوں نے ان کی جدوجہد کو صفر کر دیا۔ اب اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کی حالت پر وہ رحم کھائیں۔ اور اپنی قوت اور طاقت پاکستان کے حق میں سرنڈر کر دیں۔

پاکستان کے لاکھوں مسلمان جو بے گھر ہو کر ننگے آسمان کے نیچے آ بیٹھے ہیں۔ پاکستان کے سچے اور محب وطن شہریوں کا فرض ہے کہ وہ ان کے لئے سوچیں، وہ مسلمان جو صوفیہ کو ماننے والے ہیں ان کی ذمہ داریاں دوہری ہو گئی ہیں۔ اس لئے کہ پاکستان بنایا بھی تو ان لوگوں نے ہے اور پاکستان کے سچے محافظ بھی وہی لوگ ہیں انہیں ارض وطن کے چپے چپے کا چوکیدار بن جانا چاہیے۔ اور وطن کے اداروں کو تنہا نہیں کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ ہر دور میں وہ اسلام زندہ باد کے سائے میں جیئے اور پاکستان ان کے گرم جذبوں ہی کا تحفہ ہے۔ اس لئے پاکستان زندہ رہے اور منشور کی صداقت کے لئے انہیں زندہ رہنا ہوگا اور جدوجہد کرنی ہوگی۔

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

☆☆☆☆

# دلدل سے کیسے نکلا جائے

عمران خان

پاکستان میں اس قدر یاس اور نا امیدی کی وجہ یہ ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ سے جان چھڑانے کیلئے کوئی خاکہ موجود نہیں۔ یاد رہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ War on Terron کی اصطلاح کو اوباما ایڈمنسٹریشن نے بھی غلط نام قرار دے کر اسے رد کر دیا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی مریض کے علاج کیلئے اس کی درست تشخیص لازم ہے۔ ورنہ غلط دوا دینے سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اگلا علاج شروع کرنے سے قبل امریکہ کی سربراہی میں دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کے بارے میں جو غلط تصورات رائج ہیں انہیں بے نقاب کرنا ہوگا۔

سب سے پہلا ڈھکوسلا یا غلط تصور یہ ہے کہ "یہ جنگ پاکستان کی جنگ ہے" چونکہ 11 ستمبر کے واقعات میں کوئی پاکستانی ملوث نہیں تھا۔ اور سی آئی اے کی تربیت یافتہ القاعدہ نے افغانستان میں ڈیرے جما رکھے تھے۔ لہٰذا اس جنگ کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے؟ مگر جب جنرل پرویز مشرف نے امریکہ کے دباؤ میں آ کر 2003ء اور 2004ء میں فوج کو وزیرستان بھیجا تو پاکستان جنگ کے زون میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد تین برسوں میں پاکستانی فوج نے وہی احمقانہ حکمت عملی استعمال کی جو امریکہ اور نیٹو کی فوجوں نے افغانستان میں فضائی حملوں اور طاقت کے بے رحمانہ استعمال کے ذریعے کی تھی۔ نیز لال مسجد میں قتل عام کے نتیجے میں تحریک طالبان پاکستان منصۂ شہود پر آئی۔ اگر آج ہماری سیکورٹی فورسز پر طالبان اور خودکش بم بار حملے کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ تصور ہے کہ وہ امریکی فوج کی پراکسی جنگ لڑ رہے ہیں۔ نظریاتی طور پر ایران القاعدہ اور طالبان دونوں کا مخالف ہے مگر کیا وجہ ہے کہ ایران کی فوج پر دہشت گرد حملے نہیں کرتے؟ اس کا جواب سیدھا اور سادہ یہ ہے کہ صدر احمدی نژاد امریکی ڈالروں اور اس کی حمایت کیلئے اسلامی انتہا پسندی کے خلاف سرخیل بننے کا دعویٰ نہیں کرتے۔

مائیکل سکوئر Ex-CIA Officer & Author of Imperial Hubris نے اپریل 2007 کو واشنگٹن پوسٹ میں پرویز مشرف کی پاکستان کے قومی مفادات کو قربان کرتے ہوئے امریکہ کے ساتھ وفاداری نبھانے کی دو مثالیں دیں۔ پہلی یہ کہ افغانستان میں پاکستان کی حامی حکومت کو علیحدہ کر کے بھارت نواز حکومت سے تبدیل کرنے میں امریکہ کی مدد کی۔ دوسری یہ کہ پاکستان فوج کو قبائلی علاقوں میں بھیج کر قبائلیوں کو پاک فوج کا مخالف بنا دیا۔ پرویز مشرف کی غداری کا ادراک اس سے عیاں ہے کہ قبائلی علاقوں میں ایک ہزار القاعدہ جنگجوؤں کو نشانہ بنانے کیلئے ایک لاکھ فوج بھیج کر 15 لاکھ مسلح قبائلیوں کی دشمنی مول لے لی جو سات قبائلی ایجنسیوں میں رہتے ہیں۔

**اگر قبائلی علاقوں کے پشتونوں نے طالبان کی مذہبی نظریات اپنانا تھے تو وہ 1996ء سے 2001ء تک ایسا کر سکتے تھے۔**

اس جھوٹ کا "کہ یہ ہماری جنگ ہے" شرمناک پہلو یہ ہے کہ حکومت امریکہ سے مزید ڈالر لینے کیلئے کہتی رہتی ہے کہ جنگ پر اٹھنے والے اخراجات اس رقم سے کہیں زیادہ ہیں۔ جو خرچ کرتی ہے اگر یہ ہماری جنگ ہے تو امریکہ سے فنڈز اور اسلحہ لینے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ اور اگر یہ ہماری جنگ ہے تو اس پر ہمارا کنٹرول کیوں نہیں؟ نیز اگر یہ ہماری جنگ ہے تو امریکہ پاکستان سے اور زیادہ فعال کردار ادا کرنے کیلئے کیوں کہتا ہے؟ دوسرا ڈھکوسلا یہ دیا کہ "یہ جنگ اسلامی انتہا پسندوں کے خلاف ہے" سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ایسی نظریاتی جنگ، جو ہمہ گیر اسلام کے خلاف ہے" سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا طالبان کا تیز رفتار ابھار ان کے مذہبی نظریات کی وجہ سے تھا؟ یقیناً ایسا نہیں تھا۔ کیونکہ دوسرے مجاہدین بشمول گلبدین، حکمت یار جسے آئی ایس آئی کی حمایت حاصل تھی۔ اور جسے اسلامی بنیاد پرست تصور کیا جاتا تھا، وہ اتنے ہی مذہبی تھے جتنے طالبان درحقیقت طالبان کی کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا تھا، جبکہ دوسرے مجاہدین وار لارڈ ایسے کرنے میں ناکام رہے تھے۔ نیز افغان عوام جنگجو گروپوں کی باہمی کشمکش سے عاجز آ چکے تھے۔ کیونکہ جنگ اور سول وار کے نتیجے میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے تھے۔

اگر قبائلی علاقوں کے پشتونوں نے طالبان کی مذہبی نظریات اپنانا تھے تو وہ 1996ء سے 2001ء تک ایسا کر سکتے تھے۔ جب طالبان افغانستان میں اقتدار میں تھے مگر پاکستان کے قبائلی علاقوں میں تو اس وقت طالبانائزیشن کے نام و نشان بھی نہیں تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پاکستان کے کسی حصہ میں اگر طالبان نے متاثر کیا تو وہ سوات تھا، جہاں صوفی محمد نے شریعت موومنٹ شروع کی۔ سبب اس کا یہ تھا کہ روایتی جرگہ سسٹم کے تحت قبائلی علاقوں میں قانون کی حکمرانی تھی۔ سوات کے لوگوں کو قاضی عدالتوں سے جو انصاف ملتا تھا وہ اس سے مطمئن تھے۔ مگر

**افغانستان میں 70 فیصد علاقے پر طالبان کا کنٹرول بھی نیٹو کے تعاون کا مرہون منت ہوگا**

1974ء میں اسے پاکستان قوانین اور عدالتی نظام سے تبدیل کر دیا گیا۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق 1974ء میں قتل کی صرف 10 وارداتیں ہوئی تھیں۔ جو 1977ء میں 700 تک جا پہنچیں اور یہ وہ وقت تھا جب وہاں کے لوگ اس نظام عدل کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ انصاف کے خلاء کو طالبان نے سوات کے غریب عوام کو متحرک کر کے پورا کیا۔ جیسا کہ طالبان نے افغانستان میں طوائف الملوکی اور بڑھتی ہوئی لاقانونیت سے فائدہ اٹھایا۔

یہاں اس فرق کو واضح کرنا اہم ہے، کیونکہ اس کے حصول کیلئے حکمت عملی طے کرتے وقت اپنے دشمن کے بارے میں جاننا ضروری ہوتا ہے۔ مائیکل بیرڈن، جو 1986ء سے 1989ء پاکستان میں سی آئی اے کے چیف تھے، نے "فارن افیئرز" میں لکھا ہے کہ امریکا کو افغانستان میں اسی سرکشی بغاوت کا سامنا ہے جیسا کہ سوویت روس کو تھا۔ اس کے مطابق جب تک نیٹو افواج ، افغانستان میں ہیں، طالبان کو پندرہ ملین افغانستان اور 25 ملین پاکستان کے قبائلی علاقوں سے رضا کاروں کی فراہمی جاری رہے گی۔ بالفاظ دیگر طالبانائزیشن کا محرک مذہبی سے زیادہ سیاسی ہے لہٰذا قبائلی بیلٹ میں مسئلہ کا حل مذہبی یا میانہ رو اسلام میں نہیں۔ بلکہ اس کا حل سیاسی بندوبست میں مضمر ہے۔

تیسرا فرضی تصور یہ ہے کہ "اگر ہم امریکہ کی جنگ لڑیں گے تو یہ سپر طاقت ہمیں مالی مشکلات پر قابو پانے میں مدد دے گی" حال ہی میں حکومت کے فنانس ایڈوائزر نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں 35 بلین ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ جبکہ امریکہ نے صرف 11 بلین ڈالر کی امداد دی۔ میں تو ایک قدم جاؤں گا کہ یہ امداد پاکستان کیلئے سب سے

بڑی لعنت ہے۔ یہ ہمارے اپنے بھائیوں کے خون کی قیمت ہے۔ جو ہماری فوج نے مارے، نیز کسی اور چیز نے ہماری عزت اور وقار کو اس سے زیادہ مجروح نہیں کیا، مزید برآں اس کے ختم ہونے کے

**آج پاکستان ایک گہری کھائی کی طرف دیکھ رہا ہے اور صورت حال سے نمٹنے کیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی پالیسی تشکیل دی جائے اگر ہم واشنگٹن سے احکامات لیتے رہے گے تو ہم تباہ وبرباد ہو جائیں گے**

آثار نظر نہیں آتے، کیونکہ ہماری بزدل اور مصالحت کوش قیادت کو "اور زیادہ کرنے" کے احکامات ملتے ہیں۔ اور انہوں نے خدمات کے صلے میں قیمت وصول کی ہے۔ نیز اس امداد کی وجہ سے غیر معمولی اقدامات اور اصلاحات سے گریز کیا جاتا ہے اور یہ کینسر پھیلتا جا رہا ہے۔

چوتھا خام خیالی کا منظر اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ "امریکہ پر اگلا حملہ قبائلی علاقوں سے ہوگا" سب سے اول تو یہ پیشگوئی محض قیاس اور بددیانتی پر مبنی ہے کہ القاعدہ کی قیادت قبائلی علاقوں میں موجود ہے۔ درحقیقت یہ قیادت افغانستان کے 70% علاقوں میں ہو سکتی ہے جو طالبان کے کنٹرول میں ہیں۔ یہ امر پیش نظر رہنا چاہیے کہ تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان بدظن ہیں کہ امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی بے جا حمایت کے نتیجے میں فلسطین کی آزاد اور خود مختار ریاست کا قیام ممکن نہیں ہو رہا، تو یہ کیوں تصور نہیں کیا جاتا کہ اگلا حملہ مشرق وسطی یا یورپ کے مسلمان جو اسلام اور مسلم دنیا کے ساتھ ناانصافی پر نالاں ہیں ان کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے۔

پانچوں ڈھکوسلا یہ ہے کہ "آئی ایس آئی ڈبل گیم کھیل رہی ہے اور اگر پاکستان زیادہ فعال کردار ادا کرے تو جنگ جیتی جا سکتی ہے" اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پاکستان میں طالبانائزیشن آئی ایس آئی کی مدد سے قبائلی علاقوں میں ہو رہی ہے "تو یقیناً افغانستان میں 70 فیصد علاقے پر طالبان کا کنٹرول بھی نیٹو کے تعاون کا مرہون منت ہوگا" درست سوچ یہ ہوگی۔ کہ اس حکمت عملی پر غور کیا جائے، جس وجہ سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف نفرت جنم لیتی ہے۔ فضائی بمباری، جو معصوم انسانوں کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔ طالبان کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔ مصدقہ رپورٹوں کے مطابق 60 ڈرون حملے جو 14 جنوری 2006ء سے 8 اپریل 2009ء تک کئے گئے ان میں القاعدہ کے 10 عسکریت پسند ہلاک ہوئے۔ جبکہ 800 پاکستانی شہری جاں بحق اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے۔

چھٹا خیال یہ ہے کہ "پاکستان طالبان کے تصور اسلام کے مطابق ڈھل جائے گا" پرویز مشرف اور آصف زرداری نے امریکہ کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اس قیاس کو درست ثابت کرنے کی سعی کی ہے۔ اول یہ کہ قریباً 1500 برسوں کی اسلامی

**اگر امریکہ ڈورن حملے نہ روکے تو پاکستان کو انہیں روکنے کے لئے خود اقدام کرنا چاہیے**

تاریخ میں طالبان ایسی کوئی ریاست کی مثال نہیں ملتی اور ان کی کامیابی کی وجہ بھی سطور بالا میں بیان کر دی گئی ہے۔ سوات میں جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کی وجہ بری حکمرانی ہے۔ بجائے اس کے کہ عمدہ صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کی وجہ بری حکمرانی ہے۔ بجائے اس کے کہ عمدہ حکمرانی کو یقینی بنایا جائے۔ وہاں فوج بھیج دی گئی۔ جس سے طالبان کو موقع میسر آ گیا۔ پرویز مشرف کے دور میں بلوچستان میں معاشی اور صوبائی حقوق دینے کے بجائے وہاں فوج بھیجی گئی اور آپریشن کے نتیجے میں صورت حال پیچیدہ ہو گئی۔

پاکستان کو اس امر پر غور کرنا ہوگا کہ "اگر حکومتیں عمدہ حکمرانی اور انصاف کو یقینی نہ بنائیں تو عوام میں انتہا پسندی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں" کیرن آرمسٹرانگ نے اپنی کتاب The Battle for god میں بنیاد پرست تحریکوں کے بارے میں تفصیلات بیان کی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب ان کے ساتھ متشددانہ سلوک روا رکھا گیا تو انہوں نے عسکری روپ دھار لیا۔ افکار، خیالات اور نظریات کے بارے میں بحث وتمحیص کرتے وقت دلائل کا جواب دلائل اور ڈائیلاگ کے ذریعے ہونا چاہیے نہ کہ بندوق کا سہارا لیا جائے۔ علامہ اقبال نے بنیاد پرستی کے ساتھ مکالمہ کیا مگر علم اور ادراک کی بنیاد پر، مگر لال مسجد کے بنیاد پرستوں

**جب تک ملک میں دوھرے نظام تعلیم کا خاتمہ نہیں ہوتا، اصلاح احوال ممکن نہیں**

کے قتل سے انتہا پسندی اور جنونیت کو فروغ حاصل ہوا۔

آج پاکستان ایک گہری کھائی کی طرف دیکھ رہا ہے اور صورت حال سے نمٹنے کیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی پالیسی تشکیل دی جائے اگر ہم واشنگٹن سے احکامات لیتے رہیں گے تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے "وطن عزیز میں طالبان کے لیبل کے تحت بہت سے گروپ متحرک ہیں مذہبی انتہا پسندوں کی قلیل تعداد کے علاوہ پشتون قوم پرستوں کی بہت بڑی تعداد لڑ رہی ہے۔ جس میں پرانے جہاد گروپوں کے لوگ بھی ہیں۔ علاوہ ازیں طالبان محروم طبقات کی بات کر کے کامیابی کے ساتھ طبقاتی تضادات کو استعمال کر رہے ہیں مگر پاکستان کو ان گروہوں سے خطرہ ہے جنہیں بیرونی ذرائع سے فنڈز حاصل ہو رہے ہیں۔ تاکہ پاکستان کو ناکام ریاست ثابت کیا جائے۔ دوسرے وہ جو امریکہ کو افغانستان کی دلدل میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "کون سے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔" اس ضمن میں دو شاخہ حکمت عملی اپنانی چاہیے جس کا ایک حصہ امریکہ کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی اور دوسرا یہ کہ ایک مربوط قومی پالیسی مرتب کی جائے۔ جو قومی امنگوں کے مطابق اور زمینی حقائق پر مبنی ہو۔ صدر اوباما اپنے پیش رو جارج بش کے برعکس ذہین اور راست باز ہیں۔ قبائلی علاقے اور افغانستان کے ماہرین کے وفد کو اسے قائل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے کہ موجودہ حکمت عملی پاکستان اور امریکہ دونوں کے لئے تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ نیز پاکستان اپنے عوام کے خلاف نہ ختم ہونے والی جنگ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہذا مذاکرات کر کے انہیں دہشت گردوں کے خلاف اقدامات کیلئے قائل کیا جائے اور فوج کو آہستہ آہستہ واپس بلایا جائے۔

اگر امریکہ ڈورن حملے نہ روکے تو پاکستان کو انہیں روکنے کے لئے خود اقدام کرنا چاہیے" اس سے پاکستان کے حق میں ہوا سازگار ہوگی۔ جنونیت کا خاتمہ ہوگا اور خودکش حملوں کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا۔ ساتھ ہی انتہا پسندی اور عسکریت سے نبرد آزما ہونے کیلئے قومی پالیسی بنائی جائے اور مذاکرات کے عمل سے ریاست کی رٹ قائم کی جائے۔ اگر طاقت کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو فوج کے بجائے پیرا ملٹری فورسز پر بھروسا کیا جائے۔

ان اقدامات کے ساتھ پاکستان کو سنجیدہ اصلاحات کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے یہ کہ عوام کو انصاف کی فراہمی کو گراس روٹ سطح تک پہنچایا جائے اور پنچائیت سسٹم کو بحال کیا جائے جس کے نتیجے میں تھانہ کچہری کلچر سے نجات حاصل ہوگی۔ جس کی وجہ سے غریب عوام انصاف حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے

ہیں۔ کیونکہ فیوڈل، قبائلی لیڈر اور دوسرے بااثر لوگ اس میں حائل ہوتے ہیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ "جب تک ملک میں دوہرے نظام تعلیم کا خاتمہ نہیں ہوتا، اصلاح احوال ممکن نہیں

## تمام عسکری گروپوں کو غیر مسلح کیا جائے

"پرائیویٹ اسکولوں میں اہل ثروت کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں جب کہ غریب لوگوں کی رسائی صرف سرکاری اسکولوں تک ہوتی ہے۔ جہاں فرسودہ سلیبس کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ مستقبل کی نسلیں مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ جہاں انہیں مفت کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام تعلیمی اداروں کو ایک قومی دھارے میں شامل کیا جائے۔ جہاں ایک ہی سلیبس اور ایک جیسا امتحانات کا نظام ہو۔

تیسرا اہم کام یہ ہے کہ عمدہ حکمرانی کو یقینی بنانے کے لئے بدترین قسم کی اقربا پروری کو ختم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی حکومتی اخراجات کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے قائدین کو سادہ طرز زندگی اپنا کر دوسروں کیلئے مثال قائم کرنی چاہیے۔ قرضے اور امداد حاصل کرنے کے بجائے حکمران اشرافیہ اور قائدین کو پورا ٹیکس ادا کرنا چاہیے۔ اپنے اثاثوں کو ظاہر کرنا چاہیے۔ اور بیرون ملک بنکوں میں جو رقوم رکھی ہیں وہ ملک میں واپس لائی جائیں۔

چوتھا اقدام ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنا اور ڈائریکٹ ٹیکس کو بڑھانا ہے اور بالواسطہ ٹیکس یعنی سیلز ٹیکس وغیرہ میں کمی کرنی چاہیے، تاکہ غریبوں پر بوجھ کم ہو سکے۔ ان اقدامات کے ساتھ ضرورت اس امر کی ہے کہ "تمام عسکری گروپوں کو غیر مسلح کیا جائے" آخر میں بنیاد پرستی سے فہم وفراست کے ساتھ نمٹنے کی ضرورت ہے۔ اور عوام کی مذہبی حساسیت اور متنوع ثقافتی اقدار کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ بہر کیف تمام مسائل کا حل قوم کو خود تلاش کرنا ہوگا اور اس میں تحمل، برداشت اور فہم وادراک کو بروئے کار لانا ہوگا۔ ہمیں شہنشاہ ایران کی طرف سے جعلی مغربی شناخت کی کوششوں سے سبق سیکھنا چاہیے کہ کس طرح وہاں ایرانی معاشرے میں شدید ردعمل پیدا ہوا تھا۔ جہاں تک انتہا پسندی کا سوال ہے اس کا تعلق ریاست کی کارکردگی، معاشی، سماجی اور عدالتی انصاف کی فراہمی کے ساتھ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

# جو دلوں کو جوڑتے ہیں

محمد عامر خاکوانی

کیا تصوف بطور فلسفہ قرآن وسنت سے متصادم ہے اور کیا صوفیاء کا صرف طرز زندگی ہی سماج کے لئے قابل قبول اور پرکشش ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو صدیوں سے مباحث کا موضوع رہا۔ اس سوال کا جواب کھوجنا چاہیے کہ سچائی کی کرنیں اسی سے پھوٹیں گی۔

تاریخ شاہد ہے کہ مختلف ادوار میں بڑی بڑی قد آور علمی شخصیات انہیں، انہوں نے اپنی توانائیاں صوفیا کے رد میں صرف کر دیں۔ امام ابن جوزی (مصنف "تلبیس ابلیس") سے لے کر جدید علماء تک ایک طویل فہرست مرتب کی جاسکتی ہے۔ جنہوں نے اپنے ذہن رسا سے کام لے کر تصوف کے خلاف دلائل کا ایک پہاڑ کھڑا کیا۔ یہ اور بات ہے کہ وقت کے تیز رفتار ریلے کے سامنے راہ تصوف کے مسافر سرخرو رہے۔ مخالفوں کے دلائل خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے۔ مکتب فراہی واصلاحی کے وارث جناب جاوید احمد غامدی اور ان کے ذہین تلامذہ بھی اسی صف میں شامل ہیں۔ جو تصوف کو رد کرتے، مگر صوفیا کی خانقاہوں کے معترف ہیں۔ افسوس کہ انہوں نے اور ان کے قد آور اساتذہ نے اس پر غور نہیں کیا کہ "وے آف لونگ" کو "وے آف تھنکنگ" سے جدا کیسے کیا جاسکتا ہے؟

صوفیوں اور درویشوں کا کردار اور سیرت ان کے فلسفہ زندگی سے الگ نہیں۔ انسان کی زندگی اس کے افکار ونظریات کا عکس ہوتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی خود تو سچا اور اچھا ہو مگر اس کے عقائد باطل اور مذہب کی ابدی سچائیوں سے متصادم ہوں؟ سچ تو یہ ہے کہ ایسے ناقدین ایک طرف تو تصوف کو رد کرتے ہوئے قرآن وسنت سے الگ فلسفہ قرار دیتے ہیں۔ مگر جب عالی مرتبت صوفیاء کی سحر انگیز شخصیتوں سے انکار ممکن نہیں رہتا تو وہ ان کی جگمگاتی زندگیوں کو روشن طرز زندگی کا نام دے کر اپنی مرعوبیت کا جواز تلاش کر لیتے ہیں۔

تصوف اور اس کی باریکیوں پر بحث کرنا تو اہل علم کا کام ہے اس اخبار نویس کو اپنی کم علمی کا اعتراف ہے، مگر بظاہر یہ لگتا ہے کہ صوفیاء کے ناقدین نے جو ٹھوکر کھائی، اس کا باعث تصوف کو سمجھنے میں ان کی عجلت تھی۔ انہوں نے اولیاء اور صوفیا کے احوال اور روحانی وارداتوں سے ان کے فلسفہ کو سمجھنے کی کوشش کی۔ حالانکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ الگ چیزیں ہیں۔ راہ سلوک کے ہر مسافر کی منزل تو ایک ہے۔ مگر تجربات جدا جدا ان کے احوال بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ایک کو جن روحانی کیفیات سے واسطہ پڑے دوسرے کے حصے میں بھی وہی آئیں۔ اہم بات جسے سمجھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ کسی بھی صوفی یا ولی نے اپنے روحانی احوال کو دین کا حصہ نہیں کہا۔ انہوں نے ہمیشہ لوگوں کو اس دین کی طرف بلایا، جس کی تبلیغ کائنات کے افضل ترین انسان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نے کی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہیں، جس کے دل میں حضور اکرم ﷺ کی محبت نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگیوں کی بنیاد خوف خدا اور رسول ﷺ کی محبت پر تھی۔ صوفی بھی اسی بات کی تلقین کرتے ہیں وہ لوگوں کو اس دین کی جانب بلاتے ہیں جو قرآن وسنت پر مشتمل ہے۔ کسی صاحب علم کو بھی یہ دعویٰ کرنے کی جرات نہیں ہوئی کہ "کشف المحجوب" یا احیائے علوم" دین کے ماخذ ہیں۔ یہ البتہ کہا جاتا ہے اور کہا جاتا رہے گا کہ راہ سلوک کے مسافروں کے لئے یہ مددگار ثابت ہوگی۔ جیسا کہ قدیم وجدید علوم پر دسترس رکھنے والے اس درویش احمد جاوید نے برملا کہا "اگر کوئی صوفی اپنے روحانی احوال کو دین کا نام دے گا تو ہم اپنی پوری قوت سے اس خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے"

یہ سردیوں کی ایک سرد صبح تھی، جب اس اخبار نویس کو چشتیاں، ضلع بہاولنگر میں واقع حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کے مزار پر حاضری دینے کا موقع ملا، حضرت مہاروی دلی کے شاہ نیاز کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ شاہ نیاز کے ہزاروں شاگرد تھے۔ جنہوں نے بڑا نام کمایا۔ مگر وہ مہار قبیلے کے اس نوجوان نور محمد سے بڑے متاثر تھے۔ وہ اپنی محفل میں اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ سارا مکھن تو وہ پنجابی لے گیا، اب باقی دنیا کے لئے صرف لسی ہی بچی ہے۔ مہاروی صاحب کا مزار پرانی چشتیاں میں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہاں ایک سکون کی عجب کیفیت ہے۔ جنوبی پنجاب کی پسماندہ تحصیل، جس کا نام پیران چشت کے نام پر چشتیاں شریف پڑا، وہاں جانے کہاں کہاں سے لوگ چلے آتے ہیں۔ مزار کے احاطے میں کھڑے ہو کر میں نے سوچا، جو محبت اور اپنائیت عوام الناس کو صوفیوں سے ہے اس کا عشر عشیر بھی علماء کے حصے میں نہیں آتا۔ ایسے ایسے لوگ جن کی غیر معمولی ذہانتوں اور حیران کن دلائل نے کتنوں کی آنکھیں خیرہ کر دیں، آج ان کی قبروں کے نشان مٹ

WWW.NAFSEISLAM.COM

گئے اس کے برعکس صوفیا کی خانقاہیں آج بھی آباد ہیں۔ نااہل گدی نشینوں اور ہوس زر کے شکار مجاوروں کے باوجود عوام کے دلوں میں ان کی محبت کم نہیں ہوئی۔

اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ انہوں نے پسے ہوئے محروم و مسکین عوام کے دکھوں کو اپنا دکھ سمجھا ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا تھا، اسی لئے انہوں نے اپنی زندگیوں کا مرکز انسانیت کی بھلائی کو بنایا۔ صوفی اور علمائے ظاہر کے مابین یہی بنیادی فرق ہے۔ صوفی مذہب فرقے اور ذات برادری سے قطع نظر صرف آنے والے کی شخصیت کو اہمیت دیتا ہے۔ دہلی کے نامی گرامی صوفی اور استاد مولوی عبدالسلام نیازی اکثر کہا کرتے تھے، اپنے آپ کو صفر کرکے اس اکائی سے جڑ جاؤ۔ پھر تم بیش بہا ہو جاؤ گے۔" مولانا عبدالسلام بھی عجب وضع بزرگ تھے۔ ان کا علم غیر معمولی اور استغنا بھی کمال کا تھا۔ مفتی کفایت اللہ، مولانا آزاد اور مولانا حسین احمد مدنی سے لے کر مودودی اور ان کے بھائی ابوالخیر تک ان گنت اہل علم نے مولانا نیازی کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ایک بار حیدرآباد کے ایک معروف استاد کو ریاضی کے کسی مسئلے میں دشواری ہوئی۔ انہیں کسی نے مولانا کا بتایا۔ وہ دلی پہنچے تو معلوم ہوا کہ مولانا حضرت نظام الدین اولیاء کی درگاہ پر گئے ہوئے ہیں۔ وہاں جا کر ان سے ملے مولانا نے اسی وقت ایک بچے سے دو اینٹیں منگوائیں ایک پر خود بیٹھے دوسرے پر پروفیسر کو بٹھایا۔ ایک کوئلہ پکڑا اور زمین پر لکیریں کھینچ کر وہ مسئلہ حل کر دیا۔ وہ صاحب دنگ رہ گئے۔ فرط عقیدت سے بولے، مولانا آپ میرے ساتھ چلیں، حضور نظام آپ کو اعلیٰ منصب پر فائز کر دیں گے۔ مولانا نیازی نے ایک نظر پروفیسر پر ڈالی، اپنے سر سے ایک بال توڑا اور بولے، ڈاکٹر ترازو کے ایک پلڑے میں یہ بال رکھا اور دوسرے میں تمہارا نظام اپنی تمام دولت لے کر بیٹھ جائے تب بھی ہماری پشم کا یہ بال بھاری رہے گا۔" دلچسپ بات ہے کہ بادشاہوں سے بے نیاز یہ صوفی عام آدمی کے لئے سراپا محبت تھا۔ اپنے گھر صفائی کرنے والے جمعداروں سے بھی اٹھ کر ملتے۔ مودودی کے فرزند حیدر فاروق مولانا عبدالسلام کی شان بے نیازی کے ایسے بہت سے واقعات سناتے ہیں۔

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا "آپ کا پسندیدہ فعل کیا ہے" فرمایا "ٹوٹے ہوئے برتنوں کو جوڑنا" پوچھا گیا "دوسروں کی کون سی بات آپ کو بری لگتی ہے" آپ نے فرمایا: انسانوں کو اچھوں اور بروں میں تقسیم کرنا، یہی صوفیاء کی زندگیوں کا مقصد رہا۔ وہ ہمیشہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑتے رہے۔ کاش اپنی علم و فراست پر ناز کرنے والے اس سادہ نکتے کا ادراک کر سکیں۔

# پھر علاج کیا ہے!

جمیل بھٹی

**شریعت کے نفاذ والوں نے جہاں شریعت کو نافذ کرنا ہے وہ علاقہ ہی موت سے بھر دیا ہے۔ تو پھر نفاذ کہاں ہوگا۔ جب لوگ ہی نہیں بچیں گے تو پھر کس پر شریعت نافذ ہوگی۔ کیا بندوقوں اور بموں پر نافذ ہوگی۔ یا ان لوگوں پر جو اپنوں کے غم میں نیم پاگل ہو چکے ہوں گے۔**

"تم لوگوں کو کبھی سمجھ نہیں آئے گی۔ تم لوگوں کا المیہ ہی یہی ہے کہ چھوٹی سوچ اور وہ بھی لکیر کی فقیر۔ بس جدھر کو منہ اٹھا چل پڑے، جو بات اچانک ذہن میں آ گئی اسے ہی عقل کی روح قرار دے کر اس پر ضدی شخص کی طرف ڈٹ گئے۔ کوئی ذہنی وسعت نہیں اس تنگ نظر اور محدود سوچ کی وجہ سے آپ پوری دنیا میں اتنے ذلیل ہو رہے ہیں۔ کہ کوئی بندہ آپ سے ہاتھ تک ملانے کو بھی تیار نہیں"

ٹھک! شاہ جی نے یہ کہہ کر فون غصے سے بند کر دیا۔ فون میں ٹوں ٹوں بجنے لگی۔ میں نے ریسور کو کان سے ہٹایا اور اسے دیکھنے لگا۔ ایسے لگا کہ جیسے فون بھی میری حالت پر ہنس رہا ہو۔ ظفر علی شاہ صاحب میرے بہت اچھے بزرگ دوست ہیں۔ وہ نہایت ذہین دور رس سوچ کے مالک اصولی شخص ہیں۔ اصولی بات کے آگے جو بھی آ جائے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے ان کے من میں جو آئے کہہ جاتے ہیں مگر بات وہی کرتے ہیں جو ان کے ذہن کے ساتھ پردوں کے معیار پر پوری اترے۔ وہ تولتے ہیں پرکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں۔

میں شاہ جی سے اس بات پر الجھ پڑا تھا کہ شمالی کوریا میں لڑنے والے خیر خواہ پاکستانی ہیں اور وہ نفاذ اسلام اور اپنے حقوق کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جب آپ کسی کے پیاروں کو مارو گے تو وہ بھی کچھ نہ کچھ تو رد عمل دکھائے گا ہی۔ میں شاہ جی کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے ٹھیک آدھے گھنٹے بعد میں ان کے ڈرائنگ روم میں ان کے سامنے بیٹھا گرم گرم چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔

شاہ جی بول رہے تھے "بھئی تم کافی سمجھدار معلوم ہوتے ہو مگر کبھی کبھار عجیب اور بے وقوفوں والی باتیں کر جاتے ہیں کون کہتا ہے کہ یہ لڑنے والے انسانوں کو بے رحمی سے ذبح کرنے والے اسلام کو فروغ دے رہے ہیں میرے بھائی اسلام کے فروغ کے لئے سب سے زیادہ جو چیز لازمی ہے وہ ہے ریاستی امن، قوم پر سکون ہوگی تو آپ کوئی فلاح و بہبود کا کام کر سکو گے۔ مگر جب ہر طرف موت ناچے، کسی کو یہ پتہ نہ ہو کہ وہ گھر سے جائے گا اور زندہ لوٹے گا بھی کہ نہیں تو پھر لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی جان بچاتے ہیں یا موت کا انتظار کرتے ہیں۔ شریعت کے نفاذ والوں نے جہاں شریعت کو نافذ کرنا ہے وہ علاقہ ہی موت سے بھر دیا ہے۔ تو پھر نفاذ کہاں ہوگا۔ جب لوگ ہی نہیں بچیں گے تو پھر کس پر شریعت نافذ ہوگی۔ کیا بندوقوں اور بموں پر نافذ ہوگی۔ یا ان لوگوں پر جو اپنوں کے غم میں نیم پاگل ہو چکے ہوں گے۔ پیارے نبی ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بات پر ناراض ہو گئے تھے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا جس نے ان کے تلوار اٹھانے کے بعد کلمہ پڑھا تھا۔ مطلب کسی کلمہ گو کا بغیر کسی شرعی جرم کے قتل ناراضگی رسول ہے۔ کسی ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل کہا گیا مگر یہاں تو پوری انسانیت ہی ختم کی جا رہی ہے۔ تعلیمی ادارے تباہ ہسپتال بے آباد، اپنی ہی فوج پر حملے، ملک میں آئے مہمانوں کا قتل، لوٹ مار، اغواء برائے تاوان، کونسی مصیبت ہے جس کا اس علاقے کے لوگوں کو سامنا نہ ہو۔ کسی بے وقوف نے کہا کہ داڑھی والے چور بن گئے ہیں مگر اس کا جواب ایک سیانے نے دیا کہ نہیں نہیں چوروں نے داڑھیاں رکھ لی ہیں۔ کیا یہ اسلام کا پھیلاؤ ہے؟ اسلام سب سے پہلے پر امن گھر چاہتا ہے۔ اور پھر دشمن سے لڑائی مگر ہم نے تو اپنے ہی گھر کو بارود سے فنا کر دیا ہے۔ کیا اب بھی تم سمجھتے ہو کہ یہ اسلام کی خدمت ہے۔

شاہ جی کا رنگ لال ہوا جا رہا تھا، انہوں نے گلے کو تر کرنے کیلئے شیشے کے میز پر پڑا پانی کا بھرا شیشے کا گلاس اٹھایا۔

میں نے کہا جناب یہ سب جذباتی باتیں ہیں حقائق کچھ اور ہیں شاہ جی آپ یاد رکھیں یہی لوگ پاکستان کو بیرونی خطرات سے بچائیں گے آپ نے القاعدہ کا بیان سنا ہوگا کہ اگر

WWW.NAFSEISLAM.COM

بھارت نے پاکستان کے ساتھ کوئی گڑ بڑ کی تو وہ انڈیا پر حملہ کر دیں گے۔ یہ جنگجو ہمارے ملک کی مضبوط سرحدیں ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ بات چیت کر کے انکے مطالبات کو ماننا ہوگا۔

''لگتا ہے جناب کی عقل آج کل چھٹی پر ہے، شاہ جی، اب غصے کی بجائے میری عقل پر ماتم کرنے کے انداز میں آ گئے۔ بھائی میرے! کیا یہ پاکستان پر حملے کا جواب دیں گے۔ ہاہا ہاہاہا......... جناب انہوں نے انڈیا یا کسی دوسرے ملک کے لئے باقی چھوڑا ہی کیا۔ جو کوئی اور ہم پر حملہ کرے گا انہوں نے پاکستانی معاشرے، معیشت سکون، امن اور عالمی تشخص کی بینڈ بجادی ہے۔ اب میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ بھارت ہم پر حملہ نہیں کرے گا کیونکہ ہمارے یہ دوست خود اپنے ہاتھوں سے اس کا کام کر رہے ہیں۔'' شاہ جی نے ہاتھ میں پکڑے گلاس سے پانی کے دو گھونٹ پیے اور سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھنے لگے۔ کہ کوئی اور فلسفہ جھاڑنا ہے تو جھاڑو میں تیار ہوں'' شاہ جی چلو مان لیتے ہیں آپ درست کہتے ہیں مگر ایک بات تو بتائیں کہ اس دہشت گردی کی تحریک کو پاکستان میں سے پیسہ اور اسلحہ کون دے رہا ہے؟'' میں نے ایک اور سوال داغا'' کوئی بھی نہیں، پاکستان سے کوئی نہیں بھی نہیں، پاکستان کے لوگ اور ادارے اتنے بے وقوف نہیں کہ وہ بندر کے ہاتھ میں ماچس دے دیں۔ اب پاکستان کا کوئی بھی شہری ہر اس شخص سے ہمدردی نہیں رکھتا جو اس قسم کی سٹیٹ مخالف پالیسیوں پر کام کر رہے ہیں۔ اگر کسی کے دل میں کوئی نرم گوشہ موجود ہے تو وہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا۔ میں تم کو پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ بتاتا ہوں کہ اس تحریک میں استعمال ہونے والا پیسہ پاکستان کا نہیں ہے''

تو پھر یہ کہاں کا ہے؟ میں نے پوچھا۔

سب سے پہلی بات کہ کسی بھی تحریک کو چلانا آسان نہیں ہوتا۔ اور اوپر سے اگر وہ عسکری گوریلا تحریک ہو تو اخراجات پانچ گنا تک بڑھ جاتا ہیں۔ فرض کرتے ہیں کہ پورے شمالی علاقوں میں ان جنگجوؤں کی تعداد 5000 ہے۔ پاکستانی معاشی حالات کیمطابق ایک جنگجو کی ایک دن کی خوراک اور رہن سہن پر کم از کم پانچ سو روپے خرچ آتا ہوگا۔ اس طرح ان پانچ ہزار پر ایک دن میں پچیس لاکھ روپے، ایک مہینے میں 75 لاکھ اور یوں پورے ایک سال میں نو کروڑ روپے کا خرچ بنتا ہے۔ ان جنگجوؤں کو دی جانے والی ماہانہ تنخواہوں اور کروڑوں روپے کے اسلحے کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔ میرے حساب سے اب تک اس جنگ میں ان جنگجوؤں کے اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ کون کر رہا ہے۔ یہ خرچ۔ پاکستان کا کوئی بندہ مجھے اس کام میں فنڈنگ کرتا نظر نہیں آتا۔ اس کے پیچھے وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو کسی بڑی بیرونی جنگ سے نہیں بلکہ اس کے اندرونی جھگڑوں سے توڑ دینا چاہتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ یہ بھارت اور اسرائیل ہیں جنکو لفظ پاکستان اور اس کے پاس موجود ایٹمی طاقت سے سخت چڑ ہے۔ اب ان کی سازش ہے کہ ان جنگجوؤں کے ہاتھوں پاکستان کو یرغمال بنا دیا جائے۔ اور پھر پاکستان کے لوگوں کو بچانے کا بہانہ بنا کر پاکستان پر حملے کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے اور اس پر قبضہ کر لیا جائے۔ یہ ہے وہ پلان جو امریکہ کے سائے تلے یہ طاقتیں کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

میں شاہ جی کو بولتے ہوئے بڑے غور سے سن رہا تھا۔

مجھے ایسا محسوس ہوا میں ایک ایسے شخص کے سامنے بیٹھا ہوں جو ہر قیمت پر پاکستان کے وجود کو قائم ودائم دیکھنا چاہتا ہے۔ ایک ایسا آدمی جو اسلام کو بھی اپنی زندگی میں رکھنا چاہتا ہے۔ اور اسلام کے نام پر لڑنے والوں سے بچنا بھی چاہتا ہے۔ جو اپنے ملک کے خلاف کسی بھی قسم کے خطرے سے لڑنے اور کسی بھی سازش سے پردہ اٹھانے کیلئے ایک مصمم ارادہ رکھتا ہے۔

''تو پھر اس کا حل کیا ہے۔؟'' میں نے بڑے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا۔ شاہ جی نے نظر اٹھائی میری طرف دیکھا اور بولے ''ایک ملٹی ڈائمینشنل لیڈر شپ'' قومی اتحاد اور جرات، شاہ جی یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔


Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier

ASRA PRINTERS

Muhammad Ameen
2, Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road Karachi.
Ph:0212639532 Cell: 0321-9269245

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور
کرائے پر لینے / دینے کیلئے با اعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

# نظام مصطفیٰ لائیں گے۔۔۔۔۔پاکستان بچائیں گے

''نظام مصطفیٰ لائیں گے، پاکستان بچائیں گے'' کے سلوگن کے تحت قائم ہونے والی سنی اتحاد کونسل میں شامل جماعتوں کے اکابرین اور زعماء اہلسنت کا پہلا باضابطہ اجلاس 17 مئی 2009ء کو ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی میں زیر صدارت حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں پیر سید مظہر سعید کاظمی، سید حامد سعید کاظمی، مفتی منیب الرحمن، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مفتی محمد خان قادری، علامہ غلام محمد سیالوی، حاجی محمد حنیف طیب، حاجی فضل کریم، پیر محمد اکرم شاہ، علامہ شفیق الرحمن صاحب، ثروت اعجاز قادری، محمد شاہد غوری، محمد شاداب رضا نقشبندی، صاحبزادہ حمید جان سیفی، پیر میاں محمد حنفی سیفی، پیر کرنل محمد سرفراز سیفی، پیر امین الحسنات، سید محفوظ احمد مشہدی، پیر اجمل شاہ گیلانی، غلام صدیق احمد نقشبندی، میاں خالد حبیب الٰہی ایڈوکیٹ، صاحبزادہ حامد رضا ، صاحبزادہ محمد فضل الرحمن اوکاڑوی، ڈاکٹر حمزہ مصطفائی، پیر خالد سلطان قادری، پیر سید اقبال شاہ اور محمد نواز کھرل نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے کئے گئے۔

☆ سنی اتحاد کونسل کی چیئرمین شپ کیلئے علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب نے حاجی محمد فضل کریم کا نام پیش کیا متفقہ طور پر ان کو چیئرمین منتخب کرلیا گیا۔

☆ تھنک ٹینک قائم کرنے کیلئے پیر امین الحسنات، میاں خالد حبیب الٰہی ایڈوکیٹ، صاحبزادہ اکرم شاہ، صاحبزادہ حامد رضا، اور ڈاکٹر حمزہ مصطفائی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو کہ آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ نیز سید محمد صفدر شاہ کو رابطہ سیکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

☆ مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان کی اجلاس میں عدم شرکت پر فیصلہ کیا گیا کہ پیر سید محفوظ مشہدی اور مفتی خان محمد قادری مذکورہ جماعتوں کے اکابرین سے ملاقات کریں گے اور اجلاس میں عدم شرکت کی وجوہات وتحفظات معلوم کرکے ان جماعتوں کو کونسل کے ہموار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

☆ عالمی سازشوں کے تحت دہشتگردی، فرقہ واریت کے ذریعے استحکام پاکستان کو لاحق خطرات کے بارے میں عوامی بیداری کیلئے پشاور میں کنونشن منعقد کیا جائے گا، جبکہ اسی قسم کے کنونشنز کراچی لاہور، اور دیگر شہروں میں بھی منعقد ہوں گے۔

☆ صوبہ بلوچستان انتہائی حساس حیثیت اختیار کرچکا ہے، حکومت ٹھوس منصوبہ بندی کرے اور بلوچستان کے احساس محرومی کو ختم کرنے کیلئے آئینی طور پر دی گئی خودمختاری پر مکمل عملدرآمد کیا جائے اور اے پی سی کے ذریعے حکمت عملی تیار کی جائے۔

☆ امریکی ڈرون حملے ہماری آزادی وخودمختاری کے خلاف گہری سازش ہیں، حکومت امریکی غلامی کے بجائے آزاد خودمختار خارجہ پالیسی ترتیب دے اور اس پر عمل درآمد کیا جائے۔

☆ طالبانائزیشن کے حوالے سے انسانیت سوز مظالم اور شریعت سے متصادم اقدامات کرنے والوں کے خلاف حکومتی آپریشن جاری رکھا جائے۔ تاہم بے گناہ شہریوں کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ اور ریاست کے اندر ریاست کا قیام خواب دیکھنے والوں کے خلاف عبرتناک کاروائی عمل میں لائی جائے۔

☆ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کونسل کی طرف سے وضع کردہ پالیسی کے مخالف کسی اجلاس میں کونسل کے ممبران شرکت نہیں کریں گے جبکہ ہر موقع پر اہل سنت کا موقف الگ اور واضح رکھا جائے گا۔

## رینگتے ہوئے کیمسٹ

### قاتل کیڑے مکوڑے اصل میں انسان کے مسیحا ہیں!

یہ تو بڑے بوڑھوں سے سنتے آئے ہیں کہ سانپ کا زہر متعدد بیماریوں کے علاج میں مفید ہے۔ تاہم جدید سائنس نے ثابت کیا ہے کہ صرف سانپ نہیں بلکہ رینگنے والے تمام کیڑے مختلف بیماریوں کیلئے شفایاب ہیں۔ مغرب میں تو اس نے باقاعدہ صنعت کا درجہ اختیار کرلیا ہے۔ 1980ء تک تو مغربی سائنسدان حشرات کو علاج کیلئے استعمال کرنے سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن اعصابی تکالیف سے متعلق تحقیق کرنے والے محققین نے غور کیا کہ سانپ کا زہر اس کیلئے شفایاب ہے اس سلسلے میں انہوں نے قدرت کے دوسرے زہروں پر بھی توجہ مرکوز کی ہے اور در جن سے زیادہ فرمیں ان سے ادویات تیار کررہی ہیں۔ دنیا میں حشرات کی کم از کم تین کروڑ اقسام ہیں۔ لیکن کیمیاوی لحاظ سے صرف چند ہزار پر تجربہ کی جاسکتا ہے۔ حشرات سے حاصل کردہ زہر کی راکٹنز کا نام دیا گیا ہے۔ جیسے مرگی اور دائمی دردوں کیلئے خاص طور پر شفا بخش خیال کیا جارہا ہے۔ ادویات کی تیاری میں زہر استعمال کرنے والی کمپنیاں زیادہ تر حشرات برازیل، زمبابوے سے درآمد کرتی ہیں۔ بعض خطرناک حشرات ادویات کی تیاری میں بے حد مفید ہیں۔ خون چوسنے والے کیڑے تو دنیا بھر میں بیماریوں کے علاج میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ بعض کمپنیاں حشرات کے زہر سے ایڈز، کینسر، اور سوزش جیسے امراض کا علاج دریافت کررہی ہیں۔ حشرات سے ادویات تو اب تیار کی ہیں۔ لیکن سنڈی کا استعمال بطور علاج پہلی جنگ عظیم کے دوران ہی شروع ہوگیا تھا۔ کیونکہ سنڈیاں زخم بھرنے میں بڑی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ وہ مردہ نشو اور خفیہ انٹی بائیوٹکس کھا جاتی ہیں۔ یورپی سائنسدانوں کے مطابق ایسے حشرات عام ہیں۔ جو اپنے لئے انٹی بائیوٹک پیدا کرتے ہیں۔ لہذا وہ خود شاذ ونادر ہی بیمار ہوتے ہیں۔ مینڈک شارک کے علاوہ بعض انسانی جسم بھی اینٹی بائیوٹک پیدا کرتے ہیں۔ مگر کیڑے اس معاملہ میں ماسٹر ہیں۔ قدرتی انٹی بائیوٹک مصنوعی انٹی بائیوٹکس کی طرح ایک یا دو پر نہیں بلکہ تمام جرثوموں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ نائیجیریا میں مکڑے کی ہڈی جوڑ میں استعمال کیا جارہا ہے۔ کیڑیاں دمہ، کاک روچ، سٹروک اور ریشم کا کیڑا بخار میں بہت شفایاب ہے۔ کیڑے کن کھجورے اور مکڑے رینگتے کیمسٹ ہیں۔ ان کے زہر اعصابی نظام کیلئے بڑے مفید ہیں۔ بعض حشرات انسان کیلئے کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ان کا زہر شفایاب ہے۔ مثلاً دریائی مکھیاں، اندھے پن کا باعث بنتی ہیں۔ مچھر ملیریا پھیلاتا ہے۔ جس سے دنیا میں ہر سال 25 لاکھ لوگ مرجاتے ہیں۔ اسی طرح حال ہی میں لاطینی امریکہ میں مچھروں نے ہڈی توڑ بخار کی وبا پھیلائی خون چوسنے والے کیڑے جن میں کھٹمل بھی شامل ہے۔ ایسے کیمیکل بناتے ہیں جو انسان کے دوران خون میں روانی پیدا کرتے ہیں۔ شریانیں کھولنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ زخم بھرنے حتی کہ بالوں کی نشوونما میں استعمال ہوتے ہیں۔ اب تو ان کے زہر سے دل کے امراض کی ادویات بھی تیار ہونے لگی ہیں۔

# مصطفائی رضاکاروں کی امدادی سرگرمیاں

## بونیر، مالاکنڈ اور سوات کے متاثرین کے لئے

مصطفائی رضاکاروں نے بونیر اور مالاکنڈ کے متاثرین کی فوری مدد اور بحالی کے لئے اپنی امدادی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے اور اپنی دیگر رفقاء فلاحی تنظیموں، اداروں اور معاونین کے تعاون سے مندرجہ ذیل پروگرام شروع کئے ہیں۔

## مصطفائی لنگر

متاثرین کو عمدہ اور معیاری خوراک کی فراہمی کے لئے مصطفائی لنگر کا اہتمام کیا گیا ہے، جہاں سے روزانہ کثیر تعداد میں متاثرین کو پکا پکایا تازہ کھانا مفت فراہم کیا جارہا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

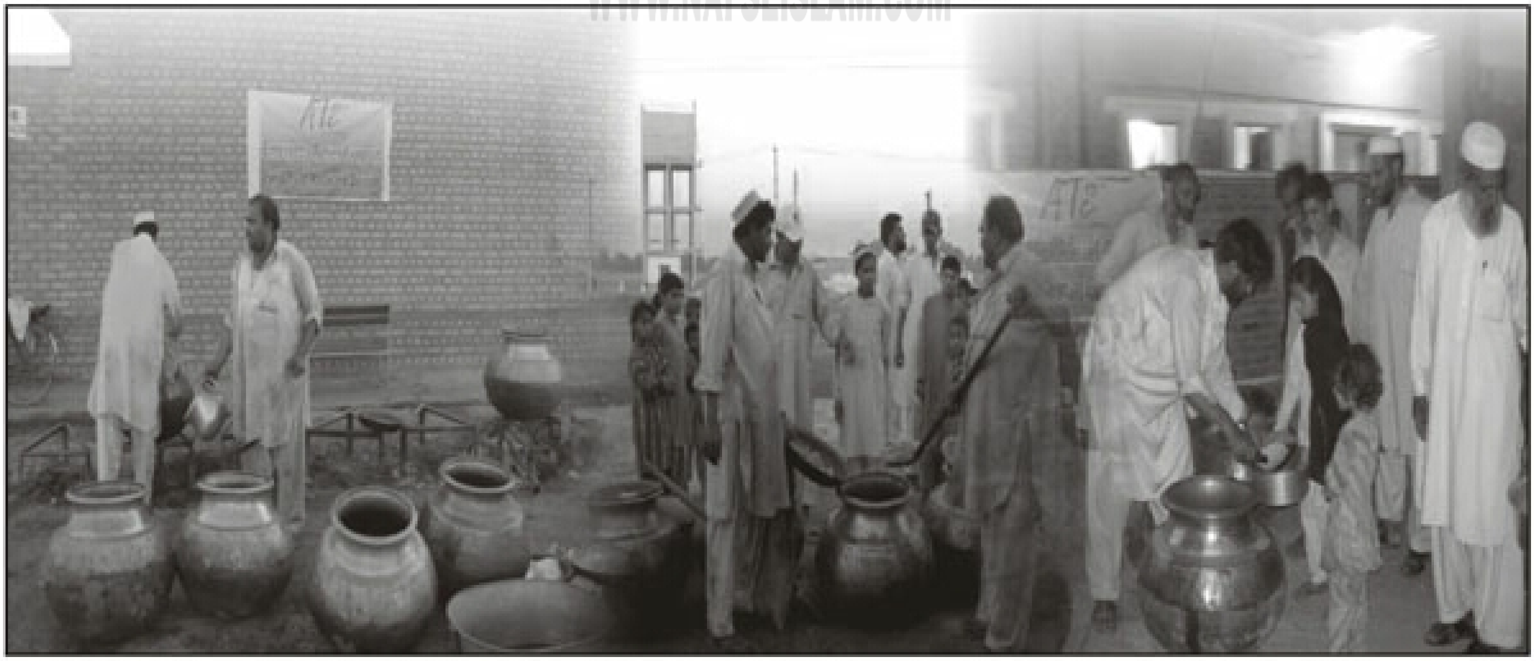

# مصطفائی سبیل

متاثرین کو ٹھنڈے اور دل بہار مشروبات کی مسلسل اور وسیع پیمانے پر فراہمی کے لئے مصطفائی سبیل کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں ہر روز ٹھنڈے اور لذیز مشروبات کے دس ہزار گلاس متاثرہ افراد میں تقسیم کیے جارہے ہیں۔

# پینے کے صاف پانی کی فراھمی

انسانی زندگی کیلئے صاف پانی کی اہمیت سب سے نمایاں ہے، اس وقت المصطفیٰ امدادی کیمپ، لیبر کالونی، مردان میں ہزاروں لوگوں کے کیلئے واٹر ٹینک، اور الیکٹرک واٹر کولروں کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ گرمی کی شدت اور شدید پیاس سے بچنے کیلئے متاثرین کو آلودگی سے پاک صاف اور فرحت بخش پانی میسر آ سکے ۔اس کے علاوہ عوام کو پانی صاف کرنے کی ادویات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

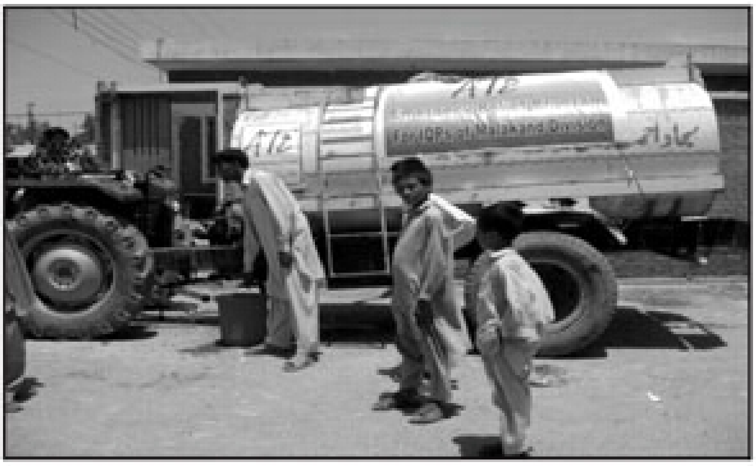

# فری ایمبولینس سروس

مصطفائی کیمپ کے مریضوں کو ضرورت پڑنے پر مختلف ہسپتالوں میں لے جانے کے لئے فری ایمبولینس سروس کا اہتمام کیا گیا ہے۔

# بچوں کے لئے تفریحی سہولیات

متاثرہ بچوں کو شدید ذہنی دباؤ سے باہر نکالنے کے لئے ایک کھیل کا میدان بنایا جارہا ہے۔ جہاں بچوں کے لئے جھولے اور متعدد تفریحی سہولیات فراہم کرنے کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

# فری ڈسپنسری

مصطفائی کیمپ لیبر کالونی مردان میں متاثرہ خاندانوں کو ابتدائی طبی امداد دینے کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ میڈیکل ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں۔ جہاں سے روزانہ سینکڑوں مریض استفادہ کررہے ہیں۔

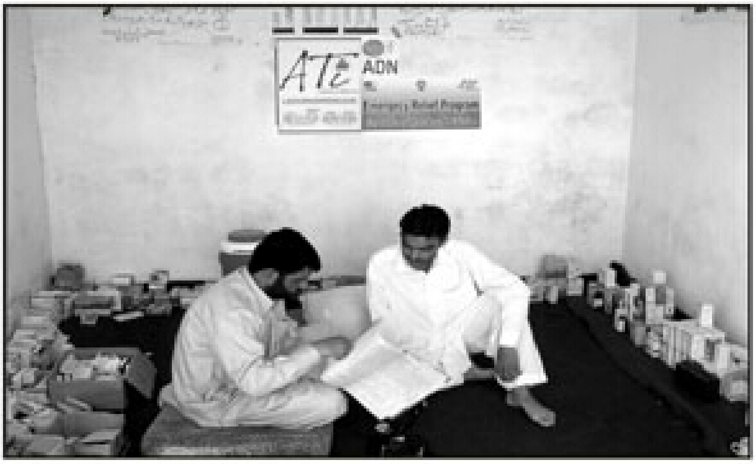

# سکول کا قیام

متاثرہ بچوں کے تعلیمی سال کو بچانے اور انہیں تعلیم و تربیت کی معیاری سہولیات مہیا کرنے کے لئے خیمہ سکول شروع کیا جا رہے ہیں جہاں تعلیم یافتہ اساتذہ موسم گرما کی تعطیلات میں بچے اور بچیوں کو تعلیم دیں گے۔

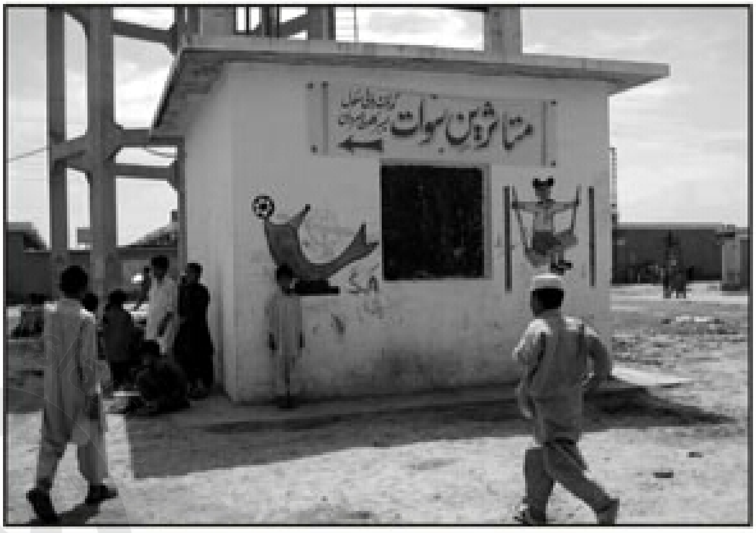

WWW.NAFSEISLAM.COM

# تگ و تاز

## موت کا ذائقہ ہر فرد نے چکھنا ہے، زندگی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھیں

ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

واشنگٹن (مصطفائی نیوز) دنیا میں جو شخص آیا ہے اس نے موت کا مزہ چکھنا ہے لہٰذا اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہوئے نیک اعمال کریں۔ ان خیالات کا اظہار انٹرنیشنل پیس مشن کے چیئرمین ڈاکٹر ظفر اقبال نوری نے شکیل آزاد کے جواں سال بیٹے بابر شکیل کے ایصال ثواب کے لئے محفل قرآن خوانی اور نعت سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص فوت ہو گیا اس کا دفتر عمل بند ہو گیا لیکن آپ زندگی ہیں اور اپنی باقی سانسوں کو نعمت سمجھتے ہوئے نیکیاں کریں اور دوسرے لوگوں کیلئے نفع بخش بنیں اور اسلام کے عین اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

## سوائن وائرس: پہلے سے معاشی بحران سے دوچار دنیا نئے خطر کی لپیٹ میں

میکسیکو سے پھیلنے والا
یورپ اور ایشیا تک
امریکہ بھی متاثر

سوائن وائرس پرندے اور انسانی مرکب سے پھیلتا ہے، اس کا توڑ ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا، نہ ہی اسے پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے

علاج دریافت نہ ہوا تو 1918ء جیسی صورتحال پیش آ سکتی ہے، جب نمونیہ سے کروڑوں افراد لقمہ اجل ہو گئے تھے

نیو یارک (پاکستان پوسٹ) عالمی ادارہ صحت نے سوائن فلو وائرس خطرے کا لیول بڑھاتے ہوئے رسک لیول ۳ سے بڑھا کر ۴ کر دیا ہے۔ جبکہ پاکستان میں تمام ایئرپورٹس پر مسافروں کی اسکریننگ کرنے ہدایت کی گئی ہے۔ جینوا میں ٹیلی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈبلیو ایچ او کے قائم مقام صدر نے کہا ہے کہ سوائن وائرس پرندے اور انسانی مرکب سے پھیلتا ہے، اس کا توڑا بھی تک دریافت نہیں ہو سکا، نہ ہی اسے پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے۔ علاج دریافت نہ ہوا تو 1918ء جیسی صورتحال پیش آ سکتی ہے، جب نمونیہ سے کروڑوں افراد لقمہ اجل ہو گئے تھے۔ وائرس کے تیزی سے پھیلاؤ نے دنیا بھر کی حکومتوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ایسی ناگہانی آفت سے بچاؤ کیلئے کیا تدابیر کی جائیں، عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق عالمی معیشت جو پہلے ہی زبوں حالی کا شکار ہے وائرس میں اضافہ سے بالکل جاں بلب ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ یورو ممالک کی جانب سے میکسیکو اور امریکہ کا سفر نہ کرنے کا مشورہ دیا گیا، امریکہ سے نکل کر وائرس یورپ، ایشیا اور افریقہ تک پھیل گیا ہے۔ ادھر اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل بان کی مون نے ہنگامی پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا ہے کہ سوائن فلو سے نمٹنے کیلئے کوئی ملک یا قوم تنہا کچھ نہیں کر سکتی، عالمی اتحاد کی ضرورت ہے۔ ممالک ایک دوسرے کیلئے سرحدیں بند کریں۔ انہوں نے کہا کہ نیو یارک اور دیگر شہروں میں صورتحال فی الحال کنٹرول میں ہے۔

## پیش امام کا بیٹا احمد ابو طالب ہالینڈ کا پہلا مسلمان میئر نامزد

پیرس (......) ہالینڈ میں ایک پیش امام کے بیٹے مراکشی نژاد احمد ابو طالب کو رٹرڈیم شہر کا میئر نامزد کر دیا گیا۔ وہ یورپ کے پہلے بندرگاہی شہر اور دنیا کے اہم شہروں میں سے ایک شہر کے پہلے مسلمان میئر بن گئے ہیں۔ ان کے روٹرڈیم کے میئر کی نامزدگی کے اعلان پر کچھ لوگوں کو حیرت ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں اسلام کے بارے میں توہین آمیز فلم بنانے والے رکن پارلیمنٹ گیرٹ وائلڈرز نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ احمد ابو طالب کو مراکش کے شہر رباط کا میئر ہونے کو ترجیح دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دوسرے بڑے شہر کے مراکشی میئر کی تعیناتی ایسا ہی اشتعال انگیز ہے جیسا کہ کوئی ہالینڈ کے شہری کو مکہ کا میئر مقرر کر دے۔ 1961ء میں مراکش کے شہر بنی سیداں میں پیدا ہونے والے احمد ابو طالب خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ 1976ء میں ہالینڈ گیا جہاں ان کا والد کام کرتا تھا۔

## پالیسیوں پر تنقید: وزیر اعظم کا مولانا فضل الرحمن کو حکومت سے الگ کرنے پر غور

متحدہ قومی موومنٹ، عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی کے وفاقی وزراء کا جے یو آئی رہنما کی دوغلی پالیسی پر احتجاج

یوسف رضا گیلانی پر دباؤ بڑھ گیا، اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں سے مشورے اور صدر سے ملاقات کے بعد فیصلے کی یقین دہانی

# دکھی انسانیت کی خدمت ہی عین اسلام ہے، قوم متاثرین سوات کی دل کھول کر مدد کرے

میاں فاروق مصطفائی

**بزرگان دین اور اولیاء کرام نے بھی خدمت انسانیت کے اسی اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگیوں کا مرکز و محور بنایا، وطن عزیز کو آج 2005ء جیسے جذبہ کی ضرورت ہے، مصطفائی نیوز کے نام پیغام**

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی نے کہا ہے دکھی انسانیت کی خدمت ہی عین اسلام ہے، قوم متاثرین سوات کی دل کھول کر مدد کرے، انہوں نے کہا متاثرہ بھائیوں کی اس مصیبت کی گھڑی میں مدد کرنا، ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز کو آج 2005ء جیسے جذبہ کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں مصطفائی نیوز کو دیئے گئے ایک خصوصی پیغام میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم صوفیاء کرام اور اولیاء کرام ماننے والے ہیں اس لئے ہم پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ان فلاحی اور سماجی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ ہر دور میں بھی بزرگان دین اور اولیاء کرام نے بھی خدمت انسانیت کے اسی اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگیوں کا مرکز و محور بنایا۔ اس قافلہ خیر میں ہزاروں مردان باصفا شامل رہے ہیں۔ حضرت داتا گنج بخشؒ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت بہاء الدین زکریہ ملتانیؒ، سرکار عبداللطیف بری امامؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، اور امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ جیسی ہستیوں نے لوگوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ لنگر خانے کھولے، مسافروں کی جائے قیام کا بندوبست فرمایا اور ناداروں کی امداد کا سامان فراہم کیا۔ چنانچہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ بزرگان دین کے راستے پر چلتے ہوئے ہمیں سوات کے ان بے گھر ہونے والے، دہشت گردی کا شکار ہونے والے بھائیوں کی مدد ضرور کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ الحمد اللہ مصطفائی رضا کاروں نے متاثرین سوات مالاکنڈ کیلئے ہنگامی کیمپ میں امدادی سرگرمیاں (المصطفیٰ ایمبولنس سروس، ڈسپنسری مصطفائی سبیل، الیکٹرک واٹر کولر، اور مصطفائی لنگر CookedFood کا آغاز کر دیا ہے۔

دوقومی نظریہ کے مخالفوں کا قلع قمع کرنا ہوگا

# قوم کا بچہ بچہ پیارے وطن پاکستان کی نظریاتی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کیلئے تیار ہے

خواجہ صفدر

**اس مشکل گھڑی میں ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم امن پسندی پر یقین رکھتے ہیں، مردان میں قائم مصطفائی مرکز میں متاثرین سے بات چیت**

پشاور (نمائندہ) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی راولپنڈی کے رہنما خواجہ صفدر نوری نے کہا ہے کہ دوقومی نظریہ کے مخالفوں کا قلع قمع کرنا ہوگا، قوم کا بچہ بچہ پیارے وطن پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کیلئے تیار ہے، نظریاتی تحریکیں اپنے عقائد ونظریات کے تحفظ کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیتی ہیں، کارکنان سوات متاثرین کی خدمت کیلئے اپنی کمر باندھ لیں، اس مشکل گھڑی میں ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ کا دکھ ہمارا دکھ ہے۔ ہم امن پسندی پر یقین رکھتی ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے مردان میں قائم مصطفائی مرکز میں دورے کے دوران متاثرین سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایسے وقت میں جب کہ سوات میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن جاری ہے امریکہ سے آئے روز پاکستانی سرحدوں کی خلاف ورزی اور بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا جا رہا ہے امریکی حملے پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کیلئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ اب جبکہ پوری قوم سوات آپریشن کی حمایت میں اٹھ کھڑی ہوئی ہے ایک ایسے وقت میں پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کو مذاق بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء اہل سنت میدان میں آئیں کیونکہ پاکستان علماء اہلسنت نے ہی بنایا تھا اور بچا بھی یہی سکتے ہیں۔ عوام بھرپور ساتھ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ تمام محب وطن قوتیں متحد ہو کر پاکستان کی سلامتی کو درپیش خطرات کے مشترکہ لائحہ عمل طے کریں۔

# مسلم امہ کو اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت ہے، متاثرین مالاکنڈ کی امداد پوری قوم کا فرض ہے

محمد عابد ضیائی

**مسجد نبوی میں بیٹھ کر یہ کہنے والے" کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے" ہی ملک کو توڑنا چاہتے ہیں**

کراچی (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی نائب امیر اور مصطفائی ٹرسٹ انٹرنیشنل کے چیئرمین محمد عابد ضیائی نے کہا ہے کہ مسلم امہ کو ان حالات میں اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت ہے، متاثرین مالاکنڈ کی امداد پوری قوم کا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ سوات اور دیگر علاقوں میں اولیاء کے مزارات کی بے حرمتی کر رہے تھے علماء اہل سنت اور پیران عظام کی لاشوں کی بے حرمتی کر رہے تھے، آج وہی طالبان اور حکومت کے درمیان ثالث بننے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ تا کہ ان کا کوئی راز نہ کھل جائے۔ کیونکہ کہ یہی لوگ بیرونی سرمایہ سے فنڈ حاصل کر رہے ہیں اور پاکستان میں ایک مخصوص مکتبہ فکر کو پروان چڑھا رہے ہیں قیام پاکستان سے پہلے ان کی جماعت نے عملی طور پر نا یہ کہ صرف قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی بلکہ پوری قوم پر یہ بات عیاں ہے کہ انہی کی جماعت کے ایک لیڈر نے قائد اعظم علیہ الرحمہ کو کافر اعظم قرار دیا۔ اسی طرح قیام پاکستان سے قبل مذہبی منافرت پھیلانے بلکہ اس کو بھڑکانے میں اس جماعت کا بہت بڑا ہاتھ شامل ہے۔ اور پاکستان جو ایک خالص اسلامی ریاست کا نمونہ بننا تھا اس کو دین میں فروعی بنیادیں کھڑی کر کے اس کو متنازعہ بنا دیا گیا۔ اور یہ سب انہوں نے برطانوی حکومت کی ایماء پر کیا یہ بات یہیں پر ختم نہیں ہوگی بلکہ بعد میں بلکہ مسجد نبوی میں بیٹھ کر کہا گیا" کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے۔ اس کے بعد سے لیکر آج تک اب امریکی ایماء پر جہاں بھی فروعی بنیادوں پر تقسیم نظر آئے گی اس کے پیچھے یہی جماعت نظر آئے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے سازشی عناصر کو بے نقاب کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مصطفائی ہاؤس میں ایک تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا مسلم امہ کو اس وقت اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ ہم متاثرین مالاکنڈ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ دہشتگردی کا شکار ہونے والے بھائیوں کی مدد کیلئے مصطفائی رضا کار ہمہ وقت پیش پیش رہیں گے۔

# طیبہ اسلامک سنٹر میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

## حضرت محمدؐ کی تعلیمات اور عقیدہ ختم نبوت کو عام کرنے کا اعلان

**ہمارے گردوپیش ہر لمحہ چیلنج کر رہا ہے، دین سے گمراہی، اسلام کے نام سے اسلام کا استیصال کرنا، آزاد خیالی، دین سے بے راہ روی، نماز سے بے رخی، قرآن پاک کی عدم تلاوت یہ ہمارے لئے مسئلہ بن گیا ہے**

نیویارک (مصطفائی نیوز) طیبہ اسلامک سینٹر بروکلین میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان مبارک اور ختم رسالت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور کہا گیا کہ نبی آخرالزماں اور ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ چیئرمین رویت ہلال کمیٹی نارتھ امریکہ مفتی قمرالحسن کی صدارت میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں مفتی احمد القادری، ڈاکٹر غلام زرقانی، مولانا منظر الاسلام نے خصوصی شرکت کی۔ جبکہ یہ کانفرنس خطیب طیبہ اسلامک سینٹر علامہ بشارت احمد شاذی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا غفران احمد صدیقی، حافظ محمد صابر، قاری سیف النبی، مولانا قاری محمد عثمان چشتی، محمد اصغر چشتی، علامہ رضاء الدین صدیقی، اور علامہ شہباز چشتی سمیت اہم علماء کرام نے خصوصی شرکت کی۔ چیئر مین رویت ہلال کمیٹی نارتھ امریکہ مفتی قمرالحسن نے کہا کہ ہمارے گردوپیش ہر لمحہ چیلنج کر رہا ہے کہ دین سے گمراہی، اسلام کے نام سے اسلام کا استیصال کرنا، آزادخیالی، دین سے بے راہ روی، نماز سے بے رخی، قرآن پاک کی عدم تلاوت یہ سب ہمارے لئے مسئلہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ باتیں ہوتی ہیں اگلے دن زندگی کے میلے میں گم ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بچے ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ان کی پرورش، ہی نہیں، تعلیم وتربیت بہت اہم ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اے ایمان والوں خود کو اپنے اہل وعیال کو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں زمین پر قدم قدم پر فتنے کھڑے ہیں۔ ہر ایک قدم سے بچنا ہوگا۔ بچنے کا راستہ یہی ہے کہ ایک امت بن کر اجتماعی قدم اٹھا کر آگے بڑھیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ بشارت شاذی نے کہا کہ ہمیں اپنی نسلوں اور قوم کو ان کذابوں کے بارے میں آگاہ کرنا ہے جو دین کو ماننے والوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ مولانا منظر الاسلام بریلی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی پاک ﷺ آخری رسول ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے قرآن وسنت سے ختم نبوت کے فلسفہ کو نہایت مدلل انداز میں بیان کر رکھا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف بات کرنے والا گمراہی کے راستہ پر چل پڑتا ہے۔ اور وہ اسلام سے خروج کا راستہ اختیار کرے گا۔ اس کا مقام جہنم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ صاحبزادہ غلام زرقانی نے کہا کہ ایک نبی اپنی نبوت کے اعتبار سے عظیم تر اور ممتاز ہوتا ہے اس کے دیکھنے سننے اور چکھنے کی قوت ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب کو وہ قوت عطا فرمائی کہ ظاہر اور باطن سب دیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی باتیں تک سنتے تھے۔ حضرت یوسف جب حضرت یعقوب سے جدا ہوتے ہیں تو آپ اپنا کرتا اپنے بھائیوں کو عطا کرتے ہیں تو حضرت یعقوب دور سے اپنے بیٹے کی خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے نبی ہیں کہ جو ہر لحاظ سے ممتاز ترین بنائے گئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ سرکار دو عالم کی عظمت افتخار کے قائل نہیں ان پر تکیہ نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ختم نبوت کے خلاف کسی بھی فتنے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ امریکہ میں سیاہ فام جیسی قومی اپنے حق کیلئے کھڑے ہوتی ہے تو دنیا کو حق نے کر دکھایا اور وائٹ ہاؤس میں بارک اوباما نے صدر بن کر دکھایا کانفرنس کے انعقاد میں ارشد فاروق، شفیق مہر، یوسف قمر، چوہدری اظہر لادیال، چوہدری سہیل، شاہد محمود مصطفیٰ، عبدالغفور اور سائیں الیاس نے اہم کردار ادا کیا۔

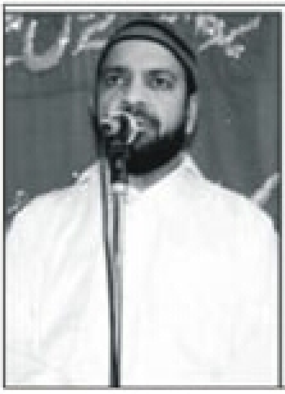

## طالبان سے پہلے برصغیر میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہوا

# جس نے اسلام کی درست ترجمانی نہ کی، دہشت گردی ختم کرنے کیلئے محروم افراد کی دادرسی کی جائے

علامہ مقصود قادری

**اس طبقے نے اپنی جہالت کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہب میں بدعت کا بہتان لگایا ان لوگوں کے وجہ سے ایک گروپ پیدا ہوا جو فساد برپا کر رہا ہے۔ واشنگٹن میں تقریب سے خطاب**

واشنگٹن (نمائندہ) دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ضروری ہے کہ امریکہ سمیت دنیا کی بڑی طاقتیں دنیا میں لوگوں کو حق خودارادیت دلائیں ان خیالات کا اظہار داتا گنج بخش علی ہجویری کے امام علامہ پیر مقصود قادری نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران واشنگٹن ڈی سی میں کامن گراونڈز کے زیراہتمام منعقدہ سیمینار میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ 9/11 کے بعد دنیا میں بدامنی زیادہ آئی میں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ دنیا میں جن لوگوں کے حقوق غصب ہو رہے ہیں ان کو انصاف دلایا جائے۔ تو امن پیدا ہو جائے گا۔ حضور ﷺ پورے عالم کیلئے رحمت ہیں ایک گھر میں اگر نا چاقی اور ناانصافی ہو تو وہاں بھی لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ اور بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کیلئے نہیں کائنات کے ذرے ذرے کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ یہودیوں اور نصاریٰ کے لئے بھی رحمت ہیں جس نبی کریم ﷺ کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں وہ تمام عالم کیلئے امن اور رحمت بن کر آئے۔ اور جو حضور ﷺ کے سچے غلام ہوں وہ دہشت گرد نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے تحقیق کرنا چاہیے کہ بدامنی اور دہشت گردی کیوں پیدا ہوئی۔ اگر آپ چند عشرے پیچھے چلے جائیں تو طالبان سے پہلے برصغیر میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہوا جس نے اسلام کی درست ترجمانی نہ کی وہ اسلام جو حضور ﷺ کے صحابہ کرام اور صوفیاء نے پیش کیا اس سے ہٹ کر صرف فتنہ فساد ہے اور اس طبقے نے اپنی جہالت کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہب میں بدعت کا بہتان لگایا ان لوگوں کے وجہ سے ایک گروپ پیدا ہوا جو فساد برپا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان جو شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں اس شریعت کا شریعت محمدی ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو قبر پر ٹیک لگانے سے منع کیا کہ قبر والا بوجھ سمجھتا ہے۔ قبروں کا احترام اور عزت اسلامی کی بنیادی حیثیت ہے۔ اور طالبان نے صوبہ سرحد میں روحانی شخصیات کی قبروں پر بمباری کی اس کا نام شریعت نہیں۔ شریعت بڑے کا احترام بھی سکھاتی ہے اور چھوٹے کا احترام بھی سکھاتی ہے۔ آخر میں کامن گراونڈز کے چیئرمین ڈاکٹر ذوالفقار علی کاظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستان میں طالبان نے جو قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے وہ کسی مذہب کی نمائندگی نہیں۔ اسلام تو امن کا دین ہے اور سلامتی کا دین ہے۔ اسلام یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کا احترام سکھاتا ہے۔

# دہشتگردی کے خلاف جنگ کا حصہ بننے پر پاکستانی معیشت کو 670 ارب روپے کا نقصان

**پاکستان کو طویل کساد بازاری کا سامنا، مڈل اور لوئر مڈل کلاس کی آمدنی میں نمایاں کمی، انسٹی ٹیوٹ آف پبلک پالیسی کی رپورٹ**

لاہور (نمائندہ مصطفائی نیوز) پاکستانی معیشت کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا حصہ بننے اور قومی سطح پر بجلی کی لوڈشیڈنگ، صنعتی پیداوار اور ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاری اور برآمدات میں کمی اور بے روزگاری سمیت مختلف مسائل میں اضافہ کی وجہ سے مجموعی طور پر 655 سے 670 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ پاکستان کو اس وقت ایک ایسے خوفناک طوفان کا سامنا ہے، جس کے منفی اثرات باہم یکجا ہو کر مزید خوفناک ہوتے جا رہے ہیں۔ اس صورتحال کے حوالے سے اس وقت سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ اس خوفناک طوفان کے منحوس چکر سے کیسے نکلا جائے اور اس کے بڑھتے ہوئے اثرات کو کیسے روکا جائے جو اس وقت ایسی سطح پر پہنچ چکا ہے، جہاں سے واپسی تقریباً ناممکن ہے۔ یہ بات انسٹی ٹیوٹ آف پبلک پالیسی کی 143 صفحات پر مشتمل دوسری سالانہ رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ جسے سرتاج عزیز، شاہد جاوید برکی، شاہد کاردار اور ڈاکٹر حفیظ پاشا نے مرتب کیا ہے۔ یہ رپورٹ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کو پیش کی جائے گی۔ اس رپورٹ میں مجموعی طور پر بتایا گیا ہے کہ اس وقت ہم سکیورٹی کی خراب صورتحال، معاشی بدحالی، انتظامیہ کی نااہلی اور سیاسی عدم استحکام کے باہمی الجھتے ہوئے مسائل کی وجہ سے ایک نہایت خوفناک چکر میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔ اس رپورٹ میں معیشت کے تمام پہلوؤں اور خاص کر دہشت گردی کے ملکی معیشت پر اثرات پر تفصیلی تحقیق کی گئی ہے۔ اس کے مطابق صرف لوڈشیڈنگ سے صنعتی شعبہ کو 157 ارب روپے، صنعتی ویلیو ایڈیڈ نقصان کی مالیت 53 ارب روپے (مجموعی طور پر 210 ارب روپے) نقصان ہوا ہے جو کہ مجموعی قومی پیداوار کے تناسب سے دو فیصد ہے۔ آئی پی پی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ معاشی میدان میں اس وقت پاکستان کو طویل کساد بازاری کا سامنا ہے۔ اس سے خدشہ ہے کہ نچلی سطح (مڈل کلاس اور لوئر مڈل کلاس) پر 60 فیصد سے 70 فیصد آبادی کی حقیقی آمدنی میں نمایاں کمی ہوگی اور اس کی روزمرہ اشیاء کی خریداری میں بھی قوت خرید میں واضح اور پریشان کن کمی ہو جائیگی۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت کی معاشی صورتحال کی وجہ سے غریبوں کی تعداد مزید پانچ کروڑ تک بڑھ جائے گی، جو پہلے ہی 10 کروڑ تک ہے۔ اس سے زیادہ آبادی والے علاقوں میں معاشرتی بے چینی بڑھنے سے عام جرائم اور تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو جائیگا۔ رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سکیورٹی کی خرابی سے جہاں سیاسی صورتحال بھی مزید خراب ہوگی وہاں حکومت عدم استحکام کا شکار ہو سکتی ہے۔ اس سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر حکومت کی ساکھ اور اعتماد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کو اس کے علاوہ مزید بحرانوں کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پبلک پالیسی بجٹ برائے 2009-10ء کے لئے حکومت کو تجویز دی گئی ہے کہ آئی ایم ایف نے رواں مالی سال کے لئے مالیاتی خسارہ کا ہدف 4.2 فیصد مقرر کیا ہے لیکن یہ آئی ایم ایف کے ہدف سے بڑھ کر پانچ فیصد تک رہے گا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آئندہ مالی سال میں مالیاتی خسارہ کا ہدف جی ڈی پی کا 4.1 فیصد ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ مجموعی قومی پیداوار کے تناسب سے ٹیکسوں کی شرح میں صرف 0.5 فیصد اضافہ کیا جائے۔

# اسلام اور ملک دشمنوں کیخلاف علماء عوام میں شعور پیدا کریں

ثروت اعجاز قادری

## دین اسلام امن ومحبت اور تعلیم کا درس دیتا ہے ،علماء کی سنی تحریک میں شمولیت کی تقریب سے خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ اسلام اور ملک دشمن قوتوں کیخلاف علماء کرام عوام میں شعور بیدار کریں اسلام ونظریہ پاکستان کے تحفظ کیلئے یہودیوں کے ایجنٹوں کیخلاف علم جہاد بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام اور پاکستان کو دہشتگردی کے واقعات سے بدنام کیا جارہا ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکز اہل سنت پر سنی تحریک میں شمولیت کرنے والے 70 سے زائد علماء کی حلف برداری کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اس موقع پر سنی تحریک علماء بورڈ کے کنوینر قاری خلیل الرحمٰن قادری، ڈپٹی کنوینر علامہ خضر الاسلام و دیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ اسلام محبت بھائی چارگی، رواداری کا پیغام دیتا ہے ۔اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔لیکن یہ کون سی شریعت ہے کہ علماء کا قتل کر کے ان کی لاشوں کو درختوں پر لٹکا دیا جاتا ہے۔اسکولوں کو بموں سے اڑاتے ہیں، بلکہ اسلام تو امن ومحبت کا پیغام ہے۔اور تعلیم حاصل کرنے کا درس دیتا ہے۔

ثروت اعجاز قادری سنی تحریک میں شامل ہونے والے علماء کرام سے حلف لے رہے ہیں (مصطفائی نیوز)

## پاکستان کی سرحدیں تبدیل کرنے کی سازش ناکام بنا دیں گے،ثروت اعجاز

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کو تبدیل کرنے کی سازش کو ناکام بنا دیا جائے گا، یوم تکبیر کے موقع پر سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 1998ء میں جب بھارت نے خطے میں اپنی بالا دستی قائم کرنے کیلئے دھماکہ کیا تو پاکستان نے بھی اس کا جواب دیا اور بتایا کہ پاکستان کے غیور عوام کسی کی بالادستی کو تسلیم نہیں کرتے ۔ بلکہ وہ ایک آزاد اور خودمختار قوم کے طور پر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کی واحد ایٹمی قوت کو کمزور اور ناکام ریاست قرار دینے کیلئے عالمی سطح پر سازش کی گئی اور ملک میں فرقہ واریت اور دہشتگردوں کو فروغ دیا گیا' تاہم اس کی سالمیت کیلئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

## جماعت اہل سنت نارتھ امریکہ 30 مئی کو المدنی مسجد کوئنز میں ”یوم صدیق اکبر کانفرنس کا شاندار انعقاد

نیویارک (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت نارتھ امریکہ کے زیر انتظام عظیم الشان یوم صدیق اکبر کانفرنس 30 مئی کو المدنی مسجد کوئنز میں منعقد کی گئی۔فخر اہل سنت علامہ مفتی عبدالرحمٰن قمر کی زیر صدارت کانفرنس نماز عصر سے عشاء تک جاری رہی۔ممتاز علماء کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت اور دین اسلام کے لئے ان کی عظیم تر قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز کیا گیا۔مفسر قرآن علامہ حافظ غلام یسین رضوی، صدر جماعت اہل سنت امریکہ مہمان خصوصی تھے۔یاد رہے کہ داتا دربار لاہور کے سابق خطیب اور معروف عالم دین شیخ الاسلام الحاج علامہ مقصود احمد قادری چشتی نے خصوصی خطاب فرمایا۔مقامی علماء کرام کے علاوہ سیاسی، مذہبی، اور سماجی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔خواتین کے کیلئے پردے کا خصوصی انتظام تھا۔

# طالبان امریکہ بھارت کے ایجنٹ اور اسلام وپاکستان کے دشمن ہیں

### پوری قوم آپریشن کی حمایت کر رہی ہے،جنہوں نے قائداعظم کو کافر اعظم قرار دیا تھا آج جمہوری نظام پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں

### ہم پر فرقہ واریت کا الزام لگانے والے اس وقت کہاں تھے جب سرحد میں علماء کرام کو قتل کیا جارہا تھا،تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام کنونشن

لاہور (بیورو چیف) تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام ”علماء مشائخ پاکستان بچاؤ“ کنونشن کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ طالبان امریکہ اور بھارت کے ایجنٹ ہیں اور ان سے اسلحہ لیکر مالاکنڈ ڈویژن میں سیکورٹی فورسز کو نشانہ بنا رہے ہیں۔پوری قوم فوجی آپریشن کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ اور اس کی مخالفت کرنے والے نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے قائداعظم کو ”کافر اعظم“ کہا تھا۔کنونشن جامعہ فاطمیہ تعلیم القرآن میں منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی، پیر مسعود احمد لاثانی خواجہ غلام قطب الدین، حاجی امداد احمد، سید محفوظ حسین مشہدی، سید شاہد گردیزی، سمیت دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔مشترکہ اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ صوفی محمد نے پاکستان کے آئین، عدالتوں، ججوں اور جمہوری نظام کے بارے میں کفر کا فتویٰ دیکر ثابت کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ غداری کر رہے ہیں۔جو حالات پیدا ہو چکے تھے اس میں فوجی آپریشن ناگزیر تھا اور آج تمام سیاسی ودینی جماعتوں کے علاوہ پوری قوم آپریشن کی حمایت کر رہی ہے۔ہم پر فرقہ واریت پھیلانے کا الزام لگانے والے اس وقت کہاں تھا جب سرحد میں علماء کرام کو قتل کیا جارہا تھا۔جو لوگ فوجی آپریشن کی مخالفت کر رہے ہیں وہ دراصل دہشت گردوں کی حمایت اور پاکستان کی مخالفت کر رہے ہیں۔کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے پوری قوم پر زور دیا کہ وہ پاک فوج کی بھرپور حمایت اور سوات کے متاثرین کی امداد کیلئے دل کھول کر عطیات دیں۔تاکہ ان کو یہ محسوس نہ ہو کہ اپنے ہی دیس میں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔علماء کرام نے عوام سے اپیل کی کہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھا جائے۔اور اسلام کو بدنام کرنے والوں سے دور رہا جائے۔

## AIM Productions نے غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی کے ترجمہ قرآن البیان کی آڈیو سی ڈی پر جاری کر دی

# البیان شاہکار ترجمہ کنزالایمان کے منہاج پر صحیح فکر کا ترجمان ہے، حامد سعید کاظمی

### بہت جلد کنزالایمان اور البیان کی ویڈیو سی ڈیز بھی جاری کر دی جائیں گی، مناف الانہ

کراچی (مصطفائی نیوز) گزشتہ دنوں AIM Productions کے زیر اہتمام غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے ترجمہ قرآن "البیان" کی آڈیو سی ڈی کی تقریب رونمائی ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی نے کہا کہ اردو زبان میں اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن کنز الایمان شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ غزالی زماں علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن اسی منہاج پر آسان اسلوب پر کیا گیا ترجمہ قرآن ہے۔ جو اسلامی عقائد اور شان رسالت کا صحیح ترجمان ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے AIM Productions کے سرپرست حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ یہ ادارہ غیر تجارتی بنیادوں پر اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے گزشتہ چار سالوں میں متعدد چینلز کو سو سے زائد مذہبی پروگرام فراہم کئے ہیں۔ قبل ازیں AIM Productions کے ڈائریکٹر ریاض الدین نوری نے ادارے کی کارکردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ 4 سالوں میں اس ادارے نے تقریباً تمام ہی معروف علماء کرام کی تقاریر و ٹاک شوز ریکارڈ کئے جن کی تعداد 270 کے قریب ہے۔ انہوں نے کہا کہ 100 سے زائد نعت خوانوں کی 380 نعتیں، منقبتیں، حمد اور قوالیاں بھی ریکارڈ کی گئیں۔ جبکہ مختلف اداروں اور کاروانوں کی 16 سی ڈیز بھی جاری کی گئیں۔ اس موقع پر ادارے کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مناف الانہ نے بتایا کہ بہت جلد کنز الایمان اور البیان کی ویڈیو سی ڈیز بھی جاری کر دی جائیں گی۔ تقریب میں المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر جناب احمد عبد الشکور وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر نواب جونا گڑھ، علامہ کوکب نورانی، علامہ وجاہت رسول قادری، مصطفائی تحریک پاکستان کے نائب امیر محمد عابد ضیائی بھی شریک تھے۔

ZAM ZAM ESTATE
REAL ESTATE CONSULTANTS
SALE, PURCHASE, RENT

*Zam Zam Estate reliable name in property dealing and Investor's representatives of all type of the properties such as Residential, Commercial and Industrial areas of Karachi (Pakistan), specialized in Defence, Clifton, Garden East, P.E.C.H.S., and Sharah–e–Faisal also Dubai, Ajman and Abu Dhabi.*

**Plots • Bungalows • Town Houses Apartments Offices • Show Rooms Ware Houses**

Imran Kothari
0300 – 8257416

Muhammad Siddique Habib
0321-2823676
0333-3246782

Yousuf Kapadia
0321 – 8222626

G – 20, CORNICHIE RESIDENCE, OPP. BILAWAL HOUSE, KHAYABAN – E – SAADI, BLOCK – 2, CLIFTON, KARACHI – 75600 (PAKISTAN)
TEL: (9221) 5877851 – 5 (5 Lines) DIRECT (9221) 5866821 FAX: (9221) 5866542
EMAIL: siddique.zamzam@yahoo.com, yousufkapadia.ae@gmail.com
URL: www.zamzamestate.com

# عالمی مولود مصطفیٰ کانفرنس موریطانیہ

رپورٹ: حسنات احمد قادری

حسب سابق اس سال بھی جناب عبداللہ جبران مندوب جمعیۃ الدعوۃ اسلامیہ لیبیا کی جانب سے پانچویں عالمی میلاد مصطفیٰ کانفرنس جو اسلامی جمہوریہ موریطانیہ کے دارالحکومت نوگوشوٹ میں ۱۰ مارچ کو منعقد کی گئی۔ اس میں پاکستان سے 60 رکنی وفد کو مدعو کیا گیا جس میں سینیٹر عبدالمالک قادری، سینیٹر حافظ رشید احمد مانگی شریف، کے پیر شمس الامین، سابق ایم این اے مولانا غلام صادق، اسلامی تحریک کے علامہ عبدالجلیل نقوی، مرکزی جے یو پی کے سردار محمد خان لغاری، تنظیم المدارس کے پیر اجمل شاہ گیلانی، ممتاز علماء کرام، علامہ محمد اقبال نعیمی، مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا فضل المنان، مولانا عبدالمالک، مولانا عبدالعزیز قادری، علامہ اعجاز احمد نعیمی، پیر امیر احمد بصالوی، اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم شاہ، ڈاکٹر احمد جان و دیگر، جبکہ نامور صحافی سردار سلطان سکندر وفد میں شامل تھے۔ شام کے دارالحکومت دمشق میں جلیل القدر پیغمبر حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا، حضرت بی بی کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا، فاتح بیت المقدس حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی، علیہ الرحمہ کے مزارات اور تاریخی جامع مسجد دمشق اور جامع المبری کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ کانفرنس کیلئے دنیا بھر سے 700 سے زائد علماء ومشائخ اور اسلامی تحریکوں کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے طرابلس میں اکٹھا ہو کر موریطانیہ روانہ ہونا ہوتا۔ افغانستان، بھارت، بنگلہ دیش سمیت دنیا بھر سے وفود لیبیا آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے جمعہ کے دن طرابلس کی مشہور جمال عبدالناصر مسجد میں نماز جمعہ ادا کی خطیب صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی میلاد کے حوالے سے خصوصی خطاب کیا۔

8 مارچ کو وفود چارٹرڈ طیاروں کے ذریعے براستہ مراکش موریطانیہ روانہ ہوئے۔ کانفرنس موریطانیہ کے دارالحکومت نوگوشوٹ کے اولمپک اسٹیڈیم میں منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ کانفرنس میں موریطانیہ کے صدر جنرل محمد عبدالعزیز کے علاوہ مراکش سینیگال مالی، الجزائر کے اعلیٰ سطحی حکومتی وفود اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ لیبیا کے صدر اور افریقی یونین کے چیئرمین کرنل معمر قذافی کی آمد پر شاندار استقبال کیا گیا۔ اور تمام شرکاء کانفرنس نے ان کی امامت میں نماز مغرب ادا کی۔

عالمی میلاد مصطفیٰ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے معمر قذافی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا اور دنیا میں نبی آخرالزماں کے دین کے سوا ہر دین مغلوب ہو جائے گا۔ اس لئے پوری دنیا کے لوگ دین اسلام کی پیروی کریں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ اس وقت یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ جبکہ دیگر ادیان کے پیروکاروں کی تعداد میں کمی آرہی ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں اسلام یورپ کا طاقتور دین بن جائے گا۔ اور ہوسکتا ہے کہ یہاں پر غالب آجائے۔ اگر ترکی یورپی یونین میں شامل ہوگیا تو یورپی یونین میں مسلمان موثر حیثیت حاصل کرلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کی تاریخ ہے۔ اس موقع پر ہم تمام امت اور موثر جماعت کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے اسلامی تشخص کو باقی رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ بات صرف حکمرانوں کیلئے نہیں بلکہ یہی بات امت کے تمام افراد اور ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہے۔ معمر قذافی نے کہا کہ اس کانفرنس کیلئے موریطانیہ کا انتخاب اس کی تاریخی حیثیت اور خدمات کے پیش نظر کیا ہے۔ موریطانیہ کے مبلغین اور صوفیاء نے افریقہ میں اسلام کا پیغام تلوار ٹیکنیک کے بجائے حسن اخلاق سے پھیلایا۔ یہ صوفیاء اور مشائخ قادریہ، مختاریہ، فاضلیہ، اور تیجانیہ کے تصوف کے سلسلوں سے تعلق رکھتے تھے اس موقع پر افریقہ کے مختلف قبائل سے درجنوں افراد نے کرنل معمر قذافی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسی رات ایوان صدر نوگوشوٹ میں کانفرنس میں شریک مختلف ممالک کے وفود کے منتخب افراد کے اعزاز میں معمر قذافی کی طرف سے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں محفل نعت منعقد کی گئی۔ صدر موریطانیہ جنرل محمد عبدالعزیز نے بھی شرکت کی۔


CARE SCHOOL SYSTEM
Nursery to Matric

"A Healthy, Capable, Confident & Caring Child is your Aim
CARE School System is your Partner"

محدود نشستوں پر
نرسری، پریپ، پرائمری کلاسوں میں داخلے جاری ہیں
ناظرہ قرآن مجید (لازمی)، حفظ القرآن (اختیاری)،
معیاری اور صحیح روح کے مطابق دینی تعلیم
اور
ماڈرن ایجوکیشن ساتھ ساتھ

ایک مکمل اسکول
مربوط، منظم اور متحرک تعلیمی و تربیتی نظام

ایک معیاری تربیت گاہ
داخلہ فری
انتہائی مناسب ماہانہ فیس

- کشادہ، روشن اور ہوادار کمروں پر مشتمل شاندار عمارت
- تعلیمی ماہرین کی زیر نگرانی اعلیٰ تعلیمی و تربیتی ماحول
- تجربہ کار اور تعلیم یافتہ اسٹاف
- کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- Early Childhood Development کے مطابق ترتیب دیا گیا نصاب و سرگرمیاں
- میڈیکل چیک اپ اور والدین کو رپورٹ کی فراہمی
- تعلیمی و تفریحی دورے

Visiting Hours 10am to 12 noon

متصل فاروقی مسجد بالمقابل گرین ٹاؤن، شاہ فیصل کالونی نمبر 3، کراچی
0321-2771272 021-7777457

# خواتین کا صفحہ

انچارج صفحہ
ڈاکٹر عفت صدیقی

# جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا

## پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ کی کتاب سے اقتباس

نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے۔ یہ انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے، حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی۔ اسی آغوش کو زخمی کیا۔ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا، سرزمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدروقیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے۔

۱۔ لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

۲۔ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لئے عذاب جاں تھی۔ جب کوئی مرد یہ سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پیچ وتاب کھاتا۔ ہندوستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا ۔ یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں ۔ اس رسم کو ''ستی'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا۔ اور ایسا رؤف ورحیم رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا۔ روسی فلسفی ٹالسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور ﷺ کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے ''دنیا کی چیزیں صرف مال ومتاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے''

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں قرآن مجید کا حفظ کرنا مردوں اور عورتوں میں عام رواج تھا ۔ (اخبا المؤید مصر ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء) روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ علیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا۔ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پردے میں رہ کر ہی ہوئی۔ حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں بھی شریک ہوتیں، زخمیوں کو مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا۔

دور جدید کی عورت اخبارات ورسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے۔ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کیلئے۔ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے، اور جدید معاشرے کی نظر خالصتاً تاجرانہ ہے۔ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفی ﷺ سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی ﷺ سے عاری ہونا ہے۔

دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ دار ہو گئیں۔ اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہو گئے۔ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا۔ اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا ۔ یہ دردمند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے ۔ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوانہ ہوتے۔

اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے ۔ ہمہ گیر پاکیزگی، زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی، مغرب سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا۔ ایسا پروپیگنڈہ کیا کہ عقلیں ماؤف ہو گئیں۔ اور آنکھیں چٹ ہو گئیں۔ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت وعفت اور حسن وجمال کی حفاظت کی ضامن ہے ) بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ دشمنان اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا۔ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کر دیا۔ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش وزیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی۔ اور بے حیائی نے عریانی اور بدکرداری کا دروازہ کھول دیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ وامریکہ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتے ۔ حیوانوں اور درندوں کے جنگل معلوم ہوتے ہیں۔ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آئے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

خواتین کا غیر محفوظ ہونا

خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا

خواتین میں جذبہ امومت کا مرجانا

بدنگاہی پراگندہ خیالی عام ہونا

مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا

عورت کے تقدس کا پامال ہونا۔

دور جدید کی عورت اخبارات ورسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے۔ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کیلئے۔ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے، اور جدید معاشرے کی نظر خالصتاً تاجرانہ ہے۔ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفی ﷺ سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی ﷺ سے عاری ہونا ہے۔

☆☆☆☆

انچارج صفحہ
عبدالباسط

پیارے بچو! جون 2009ء کا شمارہ مصطفائی نیوز" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ بھی ہمیں لکھیں، اور یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ آپ کی تحریر مختصر اور صاف صاف لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔ انشاء اللہ ہم آپ کے خطوط اور تحریریں آپ کے نام سے انہی صفحات میں شامل کریں گے۔ (ادارہ)

## پینشن

ایک نصرانی بوڑھے نے زندگی بھر کام کر کے زحمتیں اٹھائیں لیکن ذخیرہ کے طور پر کچھ بھی جمع نہ کیا۔ آخر میں نابینا بھی ہوگیا تھا۔ بڑھاپا و نابینا اور مفلسی سب ایک ساتھ جمع ہوگئی تھیں۔ بھیک مانگنے کے علاوہ اب اس کیلئے کوئی دوسرا راستہ نہ تھا اس لیے وہ گلی میں ایک طرف کھڑے ہوکر بھیک مانگتا تھا۔ لوگ رحم کا برتاؤ کرتے ہوئے صدقہ کے طور پر ایک ایک پیسہ اس کو دیتے تھے۔ اسطرح وہ اپنی بے کیفیت اور رنج آویز زندگی بسر کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ ایک دن جب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ادھر سے گزرے اور اسکو اس حال میں دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بوڑھے کے حالات کی تحقیق میں لگ گئے تاکہ سمجھ سکیں کہ یہ شخص ان دنوں ایسی حالت میں کیوں مبتلا ہے؟ اور یہ معلوم کریں آیا اسکا کوئی لڑکا ہے جو کہ اسکا کفیل ہو سکے؟ کیا کوئی دوسرا راستہ ہے کہ جسکے ذریعہ سے یہ بوڑھا عزت کیساتھ زندگی بسر کر سکے اور بھیک نہ مانگے۔ بوڑھے کو پہچاننے والے آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ یہ بوڑھا نصرانی ہے۔ اور جب تک جوان تھا اور کام کرتا تھا اب جبکہ جوانی اور بینائی دونوں سے محروم ہو چکا ہے۔ اور کوئی کام نہیں کرسکتا ہے ساتھ ساتھ کچھ دولت بھی نہیں رکھتا غیر اختیاری طور پر بھیک مانگتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: عجیب بات ہے جب تک طاقت رکھتا تھا تم لوگوں نے اس سے کام لئے اور اب اسکو اس حال پر چھوڑ دیا ہے۔ اس شخص کے گزشتہ حالات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جب تک طاقت رکھتا تھا کام کرکے خدمت خلق کی۔ اس وجہ سے حکومت و سماج کی یہ ذمہ داری ہے۔ کہ جب تک یہ زندہ رہے اسکی ضروریات کو پورا کریں جاؤ اور اسکو بیت المال سے مستقل کچھ رقم دیا کرو......

## برداشت

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ والے بننے سے قبل شاہی پہلوان تھے۔ ایک دفعہ نہایت کمزور "سید" آیا اور کہا کہ جنید بغدادی سے کشتی لڑوں گا۔ سب ہنسنے لگے۔ کہ بھائی آپ تو بڑے میاں ہیں کہا کہ دیکھنا کہ میں ایسا داؤ ماروں گا کہ جنید بغدادی بھی یاد کریں گے۔ حالانکہ وہ خود اتنے کمزور تھے کہ چلنے میں بھی کانپ رہے تھے۔ بادشاہ نے منظور کرلیا۔ جب اکھاڑے میں جنید بغدادی اترے تو بڑے میاں بھی کانپتے ہوئے اترے۔ اور کان میں کہا کہ دیکھو میں سید ہوں میری اولاد کو فاقے ہو رہے ہیں۔ اگر تم آج نبی ﷺ کی اولاد کی محبت میں اپنی آبرو کو ہار جاؤ تو یہ انعام مجھے ملے گا۔ تمہاری آبرو کھو جائیگی۔ لیکن سرکار دو عالم ﷺ تم سے خوش ہو جائیں گے۔ بس اتنا سننا تھا کہ حضرت جنید بغدادی نے سودا سستا سمجھا۔ انہوں نے زور لگانے کی کچھ ایکٹنگ کی جس کو فوراً کشتی کہتے ہیں۔ اور دھڑے سے گرگئے۔ جب گرے تو بڑے میاں چڑھ گئے اور اوپر سے مکے بھی مارتے رہے۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت میں برداشت کرتے رہے۔

بڑے میاں سارا انعام لے گئے۔ اسی رات حضرت جنید بغدادی کو خواب میں بشارت ملی کہ اے جنید بغدادی تو نے اللہ اور اسکے رسول کی محبت میں اپنی عزت کو بیچا ہے آج سے تیرا نام اولیاء اللہ میں شمار ہوگا۔

## دانشمندانہ باتیں

☆ خوبصورتی بدن سے نہیں اچھے خیالات سے ظاہر ہوتی ہے۔
☆ اس زندہ دل انسان کیطرح جیو جو غموں میں بھی مسکرائے۔
☆ زندگی سادہ رکھو مگر خیالات بلند رکھو۔
☆ محبت وہ بینائی ہے جسے نابینا بھی پاسکتا ہے۔
☆ سادگی ایمان کی علامت ہے۔
☆ اچھی امید اچھے نتائج کو جنم دیتی ہے۔


Muslehuddin MCIIT Computer Institute
Muslehuddin Computer Institute
Information Technology
Admission Open

| Ms Office | Graphics | Web Designing |
| --- | --- | --- |
| MS Word | Photoshop | Flash |
| MS Excel | Freehand 10.0 | Dreamweaver |
| MS Power Point | Corel Draw | web katib |
| Internet | Inpage | Photoshop RGB |

400/- Only (PER MONTH)
Contact us:
0322-2270707, 0322-2488038, 0300-2803219
Darul Kutub Hanfia 3rd, Floor, Hanfia Chowk, Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000

# اطلاعات

## درس قرآن

جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام ہر ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نماز ظہر درس قرآن کی نشست النساء کلب گلشن چورنگی کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔

## درس قرآن

ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ کو بزم فیضان مصطفےٰ و جماعت اہلسنت کراچی کے تحت 5/1052 سندھی ہوٹل لیاقت آباد کراچی بعد نماز عشاء منعقد ہوتا ہے۔

## درس قرآن

ہر اتوار بعد نماز ظہر درس قرآن جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ہوتا ہے۔

## درس قرآن

ہر بدھ کو بعد نماز ظہر اخوند مسجد کھارادر کراچی میں درس قرآن کی نشست ہوتی ہے۔

## درس قرآن

مصطفائی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن مجید ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب شمس آباد فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

## محفل اصلاح عقائد

ماہانہ درس قرآن مجید وختم قادریہ، ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

## درس قرآن

ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عشاء ممتاز اسکالر علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب پی آئی اے آڈیٹوریم نزد حسن اسکوئر کراچی میں درس دیتے ہیں بعد محفل لنگر کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

## محفل ذکر

ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد آرام باغ کراچی میں نماز عصر تک محفل نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

## ختم قادریہ

ہر اتوار بعد نماز مغرب آستانہ صدیقیہ نقشبندیہ B/93 بلاک نمبر 13 نزد جوہر چورنگی کراچی میں ہوتی ہے

## شہر کراچی میں نور قرآن کی بہار نصیب چمکائیے

ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ختم قادریہ کی محفل منعقد ہوتی ہے۔

نور قرآن سے منور ہو جائیں، آسان ترجمہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر استعمال، مدلل تفسیر ہر جمعۃ المبارک ،نور قرآن نشست 9:30 تا 11:30 جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔

## سنتوں بھرا اجتماع

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ہر جمعرات بعد نماز مغرب فیضان مدینہ محلہ سوداگراں پرانی سبزی منڈی کراچی میں اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

## مسائل اور ان کا حل

روزانہ بعد نماز ظہر مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی ویلفیئر سینٹر بہادر آباد کراچی میں عوام الناس سے ملاقات کرتے ہیں۔

## ماہانہ نشست: معاشرتی برائیاں اور ہم

ہر ماہ کی پہلی بدھ 9:45 تا 11:55 شہزادہ لان نزد جیل چورنگی، کراچی منعقد ہوتی ہے جس میں علماء کرام کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔علاوہ ازیں ہر ہفتہ ختم قادریہ برائے خواتین دوپہر 2:30 تا 4:30 ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

## خوشخبری

**ماھنامہ "مصطفائی نیوز" کے قارئین کی اطلاع کیلئے**

اب مصطفائی نیوز" انٹرنیٹ پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

Websiti:www.mustafai.net

اس کے علاوہ آپ ہمارے ادارے کی ویب سائٹ www.mustafai.tv جو کہ ایک ویب ٹی وی چینل ہے۔اس پر بھی اہل سنت کے سابقہ پروگرام کی ویڈیو موجود ہیں۔ نیز آن لائن مدرسہ میں بھی داخلہ لیا جاسکتا ہے۔اور بہت سارے دینی و مذہبی پروگرام ادارے کی طرف سے براہ راست پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہیں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

# بوڑھوں کو گرنے سے بچایئے

بوڑھے مردوں اور عورتوں کے گھروں کے فرش پر باورچی خانے، غسل خانے، میں اور سیڑیوں سے گرنے کے واقعات کی شرح بتدریج بڑھتی جارہی ہے۔ امریکن میڈیکل ایسوی ایشن کے جرنل میں فن لینڈ کے تحقیق کاروں نے 1970ء سے لے کر 1995ء تک کے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں وہ ہوش ربا ہیں۔ پچاس برس سے زیادہ عمر کے بوڑھے مردوں اور عورتوں کے گرنے کے فن لینڈ میں 1970ء میں 5622 واقعات رونما ہوئے تھے۔ 1995ء میں ان کی تعداد 21574 پائی گئی۔ بہ حیثیت مجموعی ایک لاکھ کی آبادی میں بوڑھے مردوں اور عورتوں کے گرنے کی تعداد تگنی ہوگئی ہے۔ اگر صرف عمر میں اضافے کا لحاظ رکھا جائے تب بھی یہ تعداد دگنی ہوئی ہے۔ فن لینڈ ہو یا امریکہ اور برطانیہ، یہ مسئلہ ہر ملک میں ایک جیسا ہے۔ وہ چند بوڑھے افراد خوش قسمت ہوتے ہیں جن کی ٹانگوں بازوؤں اور کولہوں کی ٹوٹ پھوٹ کا اس قدر علاج اور مرمت ہوجاتی ہے کہ وہ نارمل زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہیں جو معذور ہوجاتے ہیں۔ بڑھاپے کی معذوری بڑے دکھ کی بات ہے۔

## بوڑھوں کے گرنے کے اسباب:۔

سب سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اکثر و بیشتر بوڑھے کئی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور ایک وقت میں کئی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ جدید دوائیں اگرچہ زندگی بچاتی ہیں، لیکن ان کے سائڈ ایفیکٹس بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ان سے بوڑھوں کے جسم کا توازن خراب ہوسکتا ہے۔ بعض دوائیں غنودگی لاتی ہیں۔ طاقت کو کم کرتی ہیں۔ اور بینائی کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان دواؤں کے اثر سے بوڑھے لوگ بعض اوقات پورے ہوش میں نہیں ہوتے اور ان کا جسمانی اعضاء پر پورا قابو نہیں ہوتا یا انہیں صحیح نظر نہیں آتا، تو وہ گر پڑتے ہیں۔ ہم یہاں صرف اعضا کی ٹوٹ پھوٹ پر بات کررہے ہیں۔ ورنہ سر کے بل گرنے سے دماغ کی شریانیں بھی پھٹ سکتی ہیں، دماغ کی شریانوں سے خون آسکتا ہے جس سے دماغی فالج بھی ہوسکتا ہے۔

ایک اور اہم وجہ یہ ہے کہ خوش حال مغربی ممالک میں بھی ابھی تک ایسے مکان نہیں جن میں بوڑھوں کی ضروریات کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ امریکہ میں نیو ہیومن New Haven کے اطراف میں رہنے والے بوڑھوں اور ان کے مکانات کا ایک سروے کیا گیا تھا معلوم ہوا کہ 72 برس سے زیادہ عمر کے بوڑھوں میں 72 فیصد بوڑھی عورتیں تھیں اور ان میں سے 69 فیصد تنہا رہ رہی تھیں۔ ان کے مکانوں کے سروے میں یہ معلوم ہوا کہ ہر مکان میں دو تین احتیاطوں کی کمی پائی گئی۔ مثلاً رہنے بسنے کے کمروں، باتھ روم اور راستوں کے فرش ایسے تھے جن پر بوڑھے گر سکتے تھے۔ فرشی قالینوں وغیرہ کے کونے مڑے ہوئے تھے۔ بجلی کے تار پڑے تھے۔ جن فرشوں پر قالین یا دری نہیں تھی ان میں پھسلن تھی۔ سیڑھیوں پر جنگلا نہیں تھا، دو تہائی مکان ایسے تھے جن میں رات کے لئے روشنی کا بندوبست نہیں تھا۔ بعض کمروں میں مدھم روشنی کم تھی۔ اگر روشنی کا پوائنٹ تھا تو سوئچ نہیں تھا۔ سیڑھیوں کو روشنی پہنچانے کے لئے اوپر اور نیچے دونوں جگہ سوئچ ہونے چاہیں جو نہیں تھے۔ سیڑھیوں کے پائے دانوں کے سائز اور اونچائی میں کوئی ایک معیار نہیں تھا اور اکثر سیڑھیاں قابل مرمت تھیں۔ غسل خانے بھی خطرے کی جگہ ہے۔ فرش پر پھسلن نہیں ہونی چاہیے۔ کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی لئے دیوار پر پائپ وغیرہ میں پکڑنے کا کوئی سہارا ہونا چاہیے۔ تیز روشنی کا صحیح بندوبست ہونا چاہیے۔ باورچی خانے کے دروازے کے پاس ہی سوئچ ہونا چاہیے۔ اور فرش صاف ہونا چاہیے۔ تاکہ آدمی ٹکر کر نہ گرے۔ اس میں بیٹھنے کے اسٹول محفوظ قسم کے ہوں۔ شیلف اور الماریاں بہت اونچی نہ ہوں کہ کسی چیز پر چڑھنے کی ضرورت پڑے۔

MEHAK TRADERS
SURGICAL ,DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS
54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

Mana & Co
Importer & Distributor of surgical , Disposal & Health care Products
Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market, Katchi gali #1,Near Densohall karachi
Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

# المصطفیٰ تعلیم القرآن (ٹرسٹ)

**ہمارا مقصد پاکستان بھر میں بچوں کو مفت قرآنی تعلیم فراہم کرنا ہے۔**

ادارہ ہذا "مدنی مدرسہ ضیاء القرآن" کے نام سے ملک بھر میں 20 مدارس کا انتظام چلا رہا ہے۔ گزشتہ سال ادارے نے گلشن اقبال کراچی میں ایک اسکول بمعہ مدرسہ کا آغاز کیا تاکہ بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی فراہم کی جاسکے۔ ابتدائی سطح پر یونیفارم اور کتب مفت فراہم کی گئیں۔

## آئندہ کا لائحہ عمل

ٹرسٹ نے آئندہ سال کیلئے دینی و دنیاوی تعلیم ایک ساتھ فراہم کرنے کیلئے اورنگی ٹاؤن، بفرزون، اور میوہ شاہ میں مزید ۱۳ اسکول بمعہ مدارس کے قیام کا منصوبہ بنایا ہے۔ ان اسکول میں کمپیوٹر لیب کا بھی اہتمام ہوگا۔

**اپیل:۔** اس نیک مقصد کو جاری رکھنے اور اس کا دائرہ کار مزید بڑھانے کیلئے تمام مخیر حضرات سے بھرپور مالی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ عطیات، زکوٰۃ اور فنڈز ہمارے بینک اکاؤنٹ نمبر **110-2111365-001** فیصل بینک (آئی آئی چندریگر روڈ برانچ، کراچی پاکستان) میں جمع کروائیں یا ہمارے مرکزی دفتر سے رابطہ کریں۔

**Al Mustafa Taleem-ul-Quran (Trust)**
Shaheed-e-Millat Building, Opposite Jinnah Masjid,
Burns Road, Karachi-Pakistan. Tel +92-21-2210636



# حج و عمرہ کے بہترین پیکج یکساں

## جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز

حج و عمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ماسٹر ٹریز حجاج/ منظور شدہ وفاقی مذہبی امور

**چیف ایگزیکٹیو**

**الحاج محمد اسماعیل غازیانی**

آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

**Contact**
**021-2215027**
**0300-2278625**



پانچویں سالانہ

# یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

**بروز** جمعرات 2 جولائی 2009 **بمقام** ضلع نیلم عیدگاہ گراؤنڈ اٹھمقام

**خصوصی خطاب:** مناظر اسلام علامہ پیر محمد عرفان مشہدی مدظلہ العالی
ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

**نوٹ:۔** دیگر جید علماء اہل سنت اور ثناخوان مصطفیٰ بھی شرکت فرمائیں گے۔

زیر اہتمام:۔ **جمعیت علماء جموں وکشمیر وجماعت اہل سنت ضلع نیلم آزاد کشمیر**

سدا سلامت پاکستان
تا قیامت پاکستان
2009
محبت پاکستان سال
مصطفائی تحریک

# Mustafai News

ماہنامہ
# مصطفائی نیوز

Reg# SO.1297

جون 2009

میڈیکل کیمپ
ایمبولنس
بچوں کی فلاح و بہبود
سلائی سنٹر
صدقات و خیرات

## المصطفیٰ نے مردان میں متاثرین سوات کیلئے ہنگامی کیمپ میں امدادی سرگرمیاں شروع کر دیں

## وطن میں بے وطن ہوتے مہاجروں کی خبر لیجئے!

میاں فاروق مصطفائی
مرکزی امیر مصطفائی تحریک پاکستان

## وطن عزیز کو آج 2005ء کے زلزلے جیسے جذبہ کی ضرورت ہے۔

مصطفائی رضاکار، سوات میں دہشتگردی کا شکار ہونے والے بھائیوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔